خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 30 مئی 2022ء | 29 شوال 1443 ہجری قمری | 30 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:128

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُمِرۡنَاۤ اَنۡ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدۡرِ عُقُوۡلِہِمۡ

ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے فہم و ادراک کے مطابق بات کیا کریں۔

(کنز العمال کتاب العلم حدیث نمبر: 29282)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

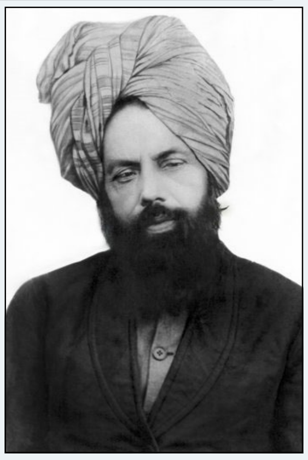

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

• خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پاکر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پاکر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔ اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ (النحل:126) پر عمل کرکے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔ اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرور کائنات، فخرِ موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُر شر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقضِ امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔

(البلاغ (فریاد درد)، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 385)

• آیت جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کرکے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلہ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

• بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر منبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبر، غرور، بدکاریوں سے بچو۔ مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کرلو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَالَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصف:3) کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔

تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67-68 ایڈیشن 1984ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

(النحل:126)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنی ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہو تا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدّنظر رکھیں۔ حکمت کے ایک معنی علم کے ہیں۔ تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ان کو تو بہانہ مل گیا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانہ بھی کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جا سکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ بہت سارے ایسے ہیں جو دلچسپی رکھتے ہیں جس کا ان کے پاس فوری وقت نہیں ہوتا لیکن بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا کہ انہوں نے اس طرح معلومات لیں۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 08 ستمبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- بادشہ پائیں گے برکت حضرت مسرور سے (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- پاکستان کا شمال حسن سے مالامال
- اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز
- جب صحیفے نشر کئے جائیں گے – اطفال کارنر

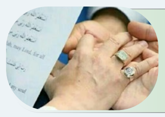

دربارِ خلافت

’’میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اُس کے ساتھ عملِ صالح نہیں‘‘

حضرت مسیح موعودؑ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہم ہر اجتماع پر یہ عہد تو کرتے ہیں کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اُس کی پابندی کرنی ضروری سمجھیں گے لیکن بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پابندی نہیں کرتے بلکہ قرآنِ کریم کے جو احکامات ہیں اُن کی بھی تعمیل کرنے کی، پابندی کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ جو کم از کم معیار ہیں اُن کو بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

اب مَیں ایک مثال دیتا ہوں کہ یہاں آپ کا ویسٹ کوسٹ (West Coast) کا یہ جلسہ ہوا ہے اور بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، شاید اور باتیں بھی سامنے آجائیں لیکن بہر حال اس وقت عورتوں کی مثال میرے سامنے ہے کہ مَیں نے اُن کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہماری ہر عورت کا جو اس مغربی ملک میں رہتی ہے حیا دار لباس ہونا چاہئے اور حجاب ہونا چاہئے، اپنے آپ کو ڈھانکنا چاہئے۔ یہ قرآنِ کریم کا حکم ہے۔ یہ کوئی معمولی حکم نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے خاص طور پر فرمایا ہے کہ اس پر عمل کریں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد مَیں نے دیکھا کہ اس طرف کوئی توجہ نہیں تھی۔ بلکہ بعض عورتیں جن کو شاید لجنہ نے زبردستی نقاب پہنا دیئے تھے، وہ اپنے برقعے جو لجنہ کی طرف سے ملے تھے وہاں مسجد میں چھوڑ کر چلی گئیں اور صفائی کرنے والے اُن کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ بیشک اسلام نے حیا کا حکم عورت اور مرد دونوں کو دیا ہے اور یہ دونوں کی بہتری کے لئے دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اپنا خیال رکھو کیونکہ مردوں کی نظریں بے لگام ہوتی ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 104 ایڈیشن 2003ء)

اس پر کسی کا کوئی خرچ نہیں ہے، کوئی محنت نہیں ہے لیکن چونکہ دنیاداری غالب ہے اس لئے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم عمل کرو گے تو فلاح پانے والے ہو گے۔ اگر نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کا کام پیغام پہنچا دینا ہے، خدا تعالیٰ کے احکامات کو کھول کر بیان کر دینا ہے۔ اگر عمل کرو گے تو ہدایت پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بیعت کا حق ادا کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جاؤ کہ ہم احمدی ہو گئے یا احمدی گھر میں پیدا ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں کہ ’’میری بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی اگر اُس کے ساتھ عملِ صالح نہیں۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 184 ایڈیشن 2003ء)

پھر نماز ایک بنیادی حکم ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد بتایا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہمارے اچھے بھلے کارکن بھی سستی دکھا جاتے ہیں۔ بعض عہدیدار ہیں باہر کام کر رہے ہیں، جماعت میں بڑے ایکٹو (active) ہیں، یہاں آتے ہیں تو شاید بڑے خشوع وخضوع سے نماز بھی مسجد میں پڑھتے ہوں گے، لیکن اُن کی بیویاں بتا دیتی ہیں کہ یہ جب گھر میں ہوں تو گھروں میں نماز نہیں پڑھتے۔ پس جب خدا تعالیٰ کے ایک انتہائی اہم حکم پر عمل نہیں تو پھر یہ دعویٰ بھی فضول ہے کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ پہلے اپنی حالتیں تو سنوارو۔ اور جب ایسی حالت ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ایک خاص کوشش ہو تو تبھی ایک احمدی، ایک مومن سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا حق ادا کرنے والا کہلا سکتا ہے۔ اور جب یہ ہو گا، جب ایمان کے بعد اُس میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش ہو گی، جب اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ اُن لوگوں سے کیا ہے یا خلافت کے مقام سے وہ لوگ فائدہ اُٹھائیں گے، وہ لوگ تمکنت حاصل کریں گے، اُن کے خوف کو امن میں خدا تعالیٰ بدلے گا جو ایمان لانے والے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے اور عبادت کرنے والے اور ہر طرح کے شرک سے پرہیز کرنے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس انعام کے شکر گزار ہوں گے جو خلافت کی صورت میں اُنہیں ملا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نظام جاری فرمایا ہے اور اس کے علاوہ اور کہیں یہ نظام جاری نہیں ہوسکتا۔ احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے خلافت کی نعمت سے حصہ ملا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے، غیر مشروط نہیں ہے۔ بلکہ بعض شرطوں کے ساتھ ہے اور جب یہ شرطیں پوری ہوں گی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر تمکنت بھی حاصل ہو گی۔ خوف کی حالت بھی امن میں بدلتی چلی جائے گی۔

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

بادشہ پائیں گے برکت حضرتِ مسرور سے

اک حسیں ہوتا ہے جب بھی شان سے جلوہ نما
سینہ میں قرآں سجائے لب پر مولیٰ کی ثنا

اس کی پُر تاثیر باتیں دل کو دیتی ہیں سکوں
اس کا خطبہ ہے سبھی کے واسطے آبِ بقا

کرتا ہے انذار اور تبشیر وہ حکمت کے ساتھ
سنتے ہیں اپنے پرائے سب پیامِ جا نفزا

نیکی تقویٰ اور محبت پیار کی تلقین بھی
کرتا ہے وعظ و نصیحت، رہنمائی وہ سدا

اس کا دل تو آسمانی نور سے معمور ہے
اس کو مولیٰ سے ملی ہے ایک نورانی قبا

بادشہ پائیں گے برکت حضرتِ مسرور سے
قومیں اس کے امن کے پرچم میں ڈھونڈیں گی پناہ

شکر کرتا ہے یہ مومن اپنے مولیٰ کے حضور
جس نے بخشا ہے ہمیں مسرور جیسا رہنما

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍ مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو خلافت احمدیہ کی حفاظت کرنے والے ہوں گے، پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اِس کی تلقین کرتے رہیں اور بدقسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں، ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ الفاتحہ کی تلاوت بعد ارشاد فرمایا: آج 27؍ مئی ہے، یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے اِس دن یا اِس دن کے آگے پیچھے کرتے ہیں، لیکن کیوں؟ اِس سوال کا جواب ہمیں ہروقت سامنے رکھنا چاہئے اور اپنی نسلوں، اپنے بچوں کو بھی اِس پر غور کرنے اور سوچنے کے لئے کہنا چاہئے۔

اِس دن کا آغاز 27؍ مئی 1908ء کو ہوا تھا

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپؑ کی جماعت کی ترقی کے لئے وعدہ فرمایا تھا، اُسے اِس دن پورا فرمایا۔ آپؑ باربار جماعت کو اِس بات پر تیار فرمارہے تھے کہ آپؑ کی واپسی کا وقت قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپؑ کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں، جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اِس ترقی کو روک سکے۔

اپنے زمانہ سے لیکر زمانہ آخرین تک نظام خلافت کا نقشہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے زمانہ سے لیکر آخرین کے زمانہ تک خلافت کا نقشہ کھینچا ہے، چنانچہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیان فرماتے ہیں تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی آنحضرتؐ کا وجود صحابہؓ میں موجود رہے گا، پھر اِس کو اُٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی یعنی وہ خلافت راشدہ قائم ہو گی جو مکمل طور پر نبوت کے قدموں پر چلنے والی ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اُس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے

حضور انور ایدہ اللہ نے گزشتہ کچھ عرصہ سے اپنے بسلسلہ بدری صحابہ تذکرہ خلفاء راشدین کے تناظر میں ارشاد فرمایا! تمام خلفاء کے ذکر میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سب نے بڑے بے نفس ہو کر آنحضرتؐ کی سنت پر چلتے ہوئے اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بناتے ہوئے اپنا عرصۂ خلافت گزارا، گویا قدم قدم پر منہاج نبوت پر قائم رہنے کی کوشش کی۔

بہرحال آنحضرتؐ اپنے ارشاد کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں

پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتگی اور تنگی محسوس کریں گے، یہ دَور ختم ہو گا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق اِس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اِس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا، پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی، یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کا مطلب

حضور انور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کے مؤخر الذکر الفاظ کی بابت تصریح فرمائی۔ اِس بات کا اظہار ہے کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے، یہ جو بعض لوگ بعض باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں کہ اِس خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ یہ نظام (حضرت مسیح موعودؑ کے بعد نظام خلافت) بھی جلد ختم ہو جائے گا، یہ سب لوگ غلطی خوردہ ہیں۔ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اِس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے، آپؑ سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے ہیں وہ پورے ہونے والے ہیں اور زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اور کیا تھا

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اور کیا تھا، پھر خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت مخالفوں کے ورغلانے، فتنہ و فساد پیدا کرنے نیز شور مچانے کے باوجود جماعت نے حضرت میاں صاحب، حضرت مرزا محمود احمد صاحب کہہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی، دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی، وہ کام جن کے کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔ پھر خلافت ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومت وقت کے بہت سخت حملہ کے جماعت کو ترقیات سے نوازا، کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑوانے والے خود بری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ پھر خلافت رابعہ میں ترقیات کا ایک اور باب کھلا، اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے، اشاعت اسلام کے نئے نئے راستے کھلے، خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضاء میں اُن کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے، تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی، ایم ٹی اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔

خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کے نظارے

ایم ٹی اے پہ ہی پیغام اسلام پہنچانے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا، بجائے ایک ایم ٹی اے کے سات، آٹھ چینل مختلف زبانوں کے جاری ہوئے، دنیا کے ہر کونے تک جہاں پہلے ایم ٹی اے نہیں جارہا تھا وہاں بھی پہنچ گیا اور وہاں کی اپنی زبان میں اُن ملکوں اور علاقوں کے رہنے والوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے لگ گیا جس سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے علاوہ ایم ٹی اے اور ریڈیو پروگراموں کے خود بھی لوگوں کی رہنمائی فرمائی نیز بذریعہ خوابوں اور مختلف لٹریچر پیغام احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق دی۔

سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی بابت قبولیت احمدیت

ہم جب تاریخ احمدیت دیکھتے ہیں تو پتا لگتا ہے کہ کس طرح بعض لوگوں کی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی طرف اللہ تعالیٰ آپؑ کے زمانہ میں بھی رہنمائی فرماتا تھا پھر یہی سلسلہ خلافت اُولیٰ تا خلافت رابعہ جاری رہا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدوں کا نتیجہ تھا، اِس طرح ہر خلافت کے دَور میں جماعت بڑھتی رہی۔ خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے، اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نئے نئے راستے بھی کھولتا جارہا ہے اور لوگوں کے دلوں کو بھی حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے اُس کو سننے اور قبول کرنے کی طرف مائل کرتا چلا رہا ہے، ایسے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو خالص تائید الٰہی کا پتا دے رہے ہوتے ہیں ورنہ صرف انسانی کوششوں سے کبھی اِس طرح لوگ قبول نہ کریں۔ مزید برآں حضور انور ایدہ اللہ اِس سلسلہ میں دنیا بھر سے چند ایمان افروز واقعات پیش فرمائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان فرمائے، خلافت احمدیہ کی سچائی اُن پر کھولی اور کس طرح لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کی۔

تبھی یہ نعمت فائدہ دے گی یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا! پس جب تک خلافت سے ہر احمدی چمٹا رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا، اِس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہو گا تبھی یہ نعمت فائدہ دے گی، یہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے ساتھ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق رکھیں گے وہ خلافت کی برکات سے فیض پاتے رہیں گے۔۔۔ ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفاء کا تعلق ہونا چاہئے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اِس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہو گا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔

آج سے منعقد ہونے والے جلسہ جات جماعت ہائے گھانا و گیمبیا

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ نے مختصر اعلان بابت بُستان احمد میں انعقاد دو روزہ جلسہ سالانہ نیز صد سالہ جوبلی پروگرام جماعت گھانا ارشاد فرمایا! گھانا جماعت کی ابتداء فروری 1921ء میں بذریعہ مولانا عبدالرحیم نیّر صاحبؓ ہوئی تھی، گزشتہ سال گھانا جماعت اپنی سو سالہ تقریبات منعقد کرنا چاہتی تھی لیکن Covid کی وجہ سے ممکن نہیں ہوسکا اِس لئے اب اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 2022ء اور 2023ء دو سال یہ پروگرام جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اِن سب احمدیوں کو اخلاص و وفاء میں بڑھاتا چلا جائے۔ اِسی طرح ارشاد فرمایا! گیمبیا کا سہ روزہ جلسہ سالانہ بھی آج ہورہا ہے، اللہ تعالیٰ اِس کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06؍ مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

”تم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ تم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ گے اور ضرور نماز کو قائم کرو گے اور ضرور زکوٰۃ ادا کرو گے اور اسی چیز پر تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کی طرف سے بھی بیعت کرو گے“

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

”تم اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ“

خلافتِ اولیٰ میں باغی مرتدین کے خلاف کی جانے والی مہمات میں سے چند ایک کا تفصیلی تذکرہ

مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیق احمد بٹ صاحب آف سیالکوٹ اور مکرمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ رشید احمد باجوہ صاحب آف کینیڈا کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے بارے میں گذشتہ خطبات میں مہمات بھجوانے کا جو ذکر ہوا تھا ان کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں تا کہ اس وقت کے حالات کی شدت کا بھی کچھ اندازہ ہو۔ جیسا کہ ذکر ہوا تھا گیارہ مہمات بھیجی گئی تھیں۔ ان میں سے پہلی مہم کی تفصیل کچھ یوں ہے جو طُلَیحہ بن خُوَیلِد، مالک بن نُوَیرَہ، سَجَاح بنت حارث اور مسیلمہ کذاب وغیرہ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے قلع قمع کے لیے بھیجی گئی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جھنڈا حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد کیا اور آپؓ کو حکم دیا کہ طُلَیحہ بن خُوَیلِد کے مقابلے کے لیے جائیں اور اس سے فارغ ہو کر بُطَاح میں مالک بن نُوَیرَہ سے لڑیں اگر وہ لڑائی پر مصر ہو یعنی کہ اگر لڑنے پہ اصرار کر رہا ہو تو پھر لڑنا ہے۔ بُطَاح بنو اسد کے علاقے میں ایک چشمہ کا نام ہے وہاں (مقابلہ) ہوا تھا۔

(تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ۲۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان۲۰۱۲ء)

(معجم البلدان جلد۱ صفحہ۵۲۷)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو انصار کا امیر مقرر کیا اور انہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ماتحت کر کے حضرت خالد کو حکم دیا کہ وہ طُلَیحہ اور عُیَینَہ بن حِصْن کے مقابلے پر جائیں جو بنو اسد کے ایک چشمہ بُزَاخَہ پر فروکش تھے۔

(تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان۲۰۱۲ء)

جب حضرت ابوبکرؓ نے

مرتدین سے جنگ

کے لیے حضرت خالد بن ولیدؓ کے واسطے جھنڈا باندھا تو فرمایا: مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد بن ولید اللہ کا بہت ہی اچھا بندہ ہے اور ہمارا بھائی ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین کے خلاف سونتا ہے۔

(البدایة والنہایة جلد ۳ صفحہ ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان۲۰۰۱ء)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو طُلَیحہ اور عُیَینَہ کی طرف بھیجا۔ ان دونوں مخالفین کا مختصر تعارف بھی پیش ہے۔

طُلَیحہ اَسَدِی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک تھا

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں نمودار ہوا۔ اس کا نام طُلَیحہ بن خُوَیلِد بن نوفل بن نَضلَہ اسدی تھا۔ عَامُ الوُفُود یعنی وفود کی آمد والے سال میں، نو ہجری میں اپنی قوم بنو اسد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مدینہ پہنچ کر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور احسان جتاتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ حالانکہ آپؐ نے ہماری طرف کسی کو نہیں بھیجا اور ہم اپنے پیچھے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جب یہ لوگ واپس چلے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی طُلَیحہ ارتداد کا شکار ہوا اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا اور سَمِیرَاء کو اپنا فوجی مرکز بنایا۔ سَمِیرَاء: قومِ عاد کے ایک شخص کے نام پر اس مقام کا نام رکھا گیا تھا اور مدینہ سے مکہ کی جانب ایک منزل کے فاصلے پر یہ واقع ہے۔ اس علاقے کے ارد گرد سیاہ رنگ کے پہاڑ ہیں جن کی وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔ بہرحال اس نے جو دعویٰ کیا تھا عوام اس کے مرید ہو گئے۔ لوگوں کی گمراہی کا پہلا سبب یہ ہوا کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پانی ختم ہو گیا تو لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ تم میرے گھوڑے اِعلَال پر سوار ہو کر چند میل جاؤ وہاں تمہیں پانی ملے گا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہیں پانی مل گیا۔ اس وجہ سے یہ دیہاتی اس فتنہ کا شکار ہو گئے۔ پانی کی کوئی جگہ اس نے دیکھی ہو گی پہلے ہی۔ بڑی ہوشیاری سے اس نے ان کو وہاں بھیجا اور اس وجہ سے جو اَن پڑھ لوگ تھے وہ اس کے فتنہ کا شکار ہوئے۔ بہرحال اس کی بے حقیقت باتوں میں سے یہ بھی تھی کہ اس نے نماز سے سجدوں کو ختم کر دیا تھا۔ یعنی نمازوں میں سجدے کی ضرورت کوئی نہیں اور اس کا یہ زعم تھا کہ آسمان سے اس پر وحی آتی ہے اور مُسَجَّع و مُقَفّٰی عبارتیں بطور وحی کے پیش کیا کرتا تھا۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں کاہن لوگ مسجع و مُقَفّٰی عبارتیں لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان پر رعب بٹھاتے تھے۔ طُلَیحہ بھی کاہن تھا۔ طُلَیحہ اسدی کے نفس نے اس کو دھوکا میں ڈالا۔ اس کا مسئلہ زور پکڑ گیا۔ اس کی طاقت بڑھی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے معاملے کی اطلاع ملی تو آپؐ نے ضِرَار بن اَزْوَر اَسَدِی کو اس سے قتال کے لیے روانہ کیا لیکن ضِرار کے بس کی بات نہ تھی کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی قوت بڑھ چکی تھی۔ خاص طور پر اسد اور غطفان دونوں حلیفوں کے اس پر ایمان لے آنے کے بعد مزید بڑھ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور طُلَیحہ کے معاملے کا تصفیہ نہ ہوا۔ جب خلافت کی باگ ڈور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنبھالی اور باغی مرتدین کو کچلنے کے لیے فوج تیار کی اور قائدین مقرر کیے تو طُلَیحہ اسدی کی طرف حضرت ابوبکرؓ نے خالد بن ولید کی قیادت میں فوج روانہ کی۔

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم صفحہ 316-318 مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

(اسد الغابہ جزء ۳ صفحہ ۹۴ دار الکتب العلمیة بیروت۲۰۱۶ء)

(معجم البلدان جلد۳ صفحہ۲۹۰)

یہ صرف مرتد نہیں تھے یا نبوت کے دعوے دار نہیں تھے بلکہ یہ مسلمانوں سے جنگیں بھی کیا کرتے تھے اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے تھے۔

عُیَیْنَہ بن حِصنؔ کون تھا؟

اس کے متعلق لکھا ہے۔ عُیَیْنَہ وہی شخص ہے جو غزوۂ احزاب کے موقع پر بنو فَزَارَہ کا سردار تھا۔ اس غزوہ کے دوران کفار کے تین لشکروں نے بنو قُریظہ سے مل کر مدینہ پر زبردست حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو ان میں سے ایک لشکر کا سردار عُیَینہ تھا۔ غزوۂ احزاب میں کفار کی شکست کے بعد بھی اس نے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر نکل کر اس کے حملہ کو روکا اور اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہ غزوہ ذی قَرَدْ کہلاتا ہے۔

(سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل مترجم صفحہ 139 مطبوعہ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور)

عُیَینہ بن حِصن فتح مکہ سے پہلے اسلام لایا اور اس میں شرکت کی۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ مسلمان تھا۔ غزوۂ حُنَین اور طائف میں بھی شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نو ہجری میں بنو تمیم کی سرکوبی کے لیے پچاس سواروں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں کوئی بھی انصار یا مہاجر صحابی نہ تھا اور اس سَرِیَّہ کا سبب یہ ہوا تھا کہ بنو تمیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو صدقات لے کر جانے سے روک دیا تھا۔ پھر عہدِ صدیقی میں باغی مرتدوں کے ساتھ یہ بھی فتنہ ارتداد کا شکار ہوگیا اور طُلَیحہ کی طرف مائل ہوگیا اور اس کی بیعت کر لی۔ بہرحال بعد میں پھر یہ اسلام کی طرف بھی لوٹ آیا تھا۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء ۴ صفحہ ۶۳۹ دارالکتب العلمیة بیروت ۲۰۰۵ء)

(ضیاء النبی از پیر محمد اکرم شاہ الازہری جلد 4 صفحہ 566-567 مطبوعہ تخلیق مرکز پرنٹرز لاہور 1420ھ)

یہ لوگ پہلے بھی اسلام کے خلاف لڑتے رہے تھے۔ پھر مسلمان ہوئے پھر لڑائی شروع کر دی۔ پھر لکھا ہے کہ جب عَبْس اور ذُبْیَان اور ان کے حامی بُزَاخَہ مقام پر جمع ہو گئے تو طُلَیحہ نے بنو جَدِیْلَہ اور غَوث کو جو کہ قبیلہ طَے کی دو شاخیں تھیں کہلا بھیجا کہ تم فوراً میرے پاس آجاؤ۔ ان قبائل کے کچھ لوگ فوراً اس کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے اپنی قوم والوں کو بھی ہدایت کی کہ وہ ان سے آملیں۔ پس وہ لوگ بھی طُلَیحہ کے پاس آگئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولید کو ذُوالقَصَّہ سے روانہ کرنے سے قبل حضرت عدیؓ سے کہا کہ تم اپنی قوم یعنی قبیلہ طَے کے پاس جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ برباد ہو جائیں۔ جنگ کریں اور برباد ہوں۔ حضرت عدیؓ اپنی قوم کے پاس آئے اور ذَرْوَہ اور غَارِب میں ان کو روک لیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور ان کو خوف دلایا۔ ذَرْوَہ بھی غَطفَان کے علاقے میں ایک جگہ کا نام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنو مُرّہ میں بن عوف کے چشمہ کا نام ہے۔ بہرحال ان کے پیچھے ہی حضرت خالدؓ روانہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو حکم دیا تھا کہ پہلے وہ طَے قبیلہ کے اطراف سے مہم کا آغاز کریں اور پھر بُزَاخَہ کا رخ کریں اور وہاں سے آخر میں بُطَاح جائیں اور جب وہ دشمن سے فارغ ہو جائیں تو تاوقتیکہ ان کو جدید احکام موصول نہ ہوں وہ کسی اور جگہ حملے کا قصد نہ کریں۔

حضرت ابوبکرؓ نے اس امر کا اظہار کیا کہ آپؓ خود خیبر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں۔

آپؓ نے یہ اظہار کر دیا۔ لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ حضرت ابوبکرؓ خود خیبر کی طرف روانہ ہو رہے ہیں اور پھر وہاں سے مڑ کر وہ خالد سے سلمیٰ پہاڑ کے اطراف پر آملیں گے۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے یہ تدبیر اس لیے کی تھی تا کہ جب دشمن کو یہ خبر پہنچے تو وہ مرعوب ہو جائے کہ ایک اَور فوج بھی ہے حالانکہ آپ تمام لشکر حضرت خالدؓ کے ہمراہ روانہ فرما چکے تھے۔ حضرت خالدؓ روانہ ہوئے۔ بُزَاخَہ سے انہوں نے مڑ کر اَجَاء کا رخ کیا۔ اَجَاء اور سَلْمیٰ یہ دو پہاڑ ہیں۔ سلمیٰ کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے جو سَمِیْرَاء کے بائیں طرف ہیں۔ ایک قول کے مطابق اَجَاء بنو طَے کا ایک پہاڑ ہے۔

بہرحال حضرت خالدؓ نے یہ ظاہر کیا کہ وہ خیبر کی طرف جا رہے ہیں پھر وہاں سے طَے کے مقابلہ پر پلٹیں گے۔ اس تدبیر سے قبیلہ طَے کے لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہے اور طُلَیحہ کے پاس جانے سے رک گئے۔

حضرت عدیؓ بھی طَے کے پاس آئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ابوالفَصِیل کی ہرگز اطاعت نہیں کریں گے۔ ابوالفصیل سے ان کی مراد حضرت ابوبکرؓ تھے۔ فصیل اونٹنی یا گائے کے بچے کو کہتے ہیں جو اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہو یا جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو۔ چونکہ کلمہ بِکْر اور کلمہ فَصِیل دونوں کے معنی اونٹ کے بچے کے ہیں اس لیے بعض لوگ حضرت ابوبکرؓ کو حقارت و توہین کی غرض سے ابوالفَصِیل یعنی اونٹ کے بچے کا باپ کہتے تھے۔ حضرت عدیؓ نے کہا کہ تمہاری جانب ایک ایسا لشکر بڑھا چلا آرہا ہے جو تم پر ہرگز رحم نہ کرے گا اور قتل و غارت کا بازار اس طرح گرم کرے گا کہ کسی بھی شخص کو امان نہ مل سکے گی۔ میں نے تمہیں سمجھا دیا آگے تم جانو اور تمہارا کام۔

ایک اَور روایت کے مطابق انہوں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو یہ بھی کہا کہ پھر اس وقت تم حضرت ابوبکرؓ کو فَحلُ الْاَکْبَر کی کنیت سے یاد کرو گے۔ فحل ہر جانور کے نر کو کہتے ہیں یعنی اب تو تم تمسخر اور حقارت سے ان کو اونٹ کا چھوٹا سا بچہ کہہ رہے ہو پھر تم ان کو مضبوط نر اونٹ کہنے پر مجبور ہو گے۔ قبیلہ طَے کے لوگوں نے ان کی باتیں سن کے کہا کہ اچھا تم اس حملہ آور لشکر سے جا کر ملو اور اسے ہم پر حملہ کرنے سے روکو یہاں تک کہ ہم اپنے ان ہم قوم لوگوں کو جو بُزَاخَہ میں ہیں واپس بلالیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر ہم طُلَیحہ کی مخالفت کریں گے جبکہ ہمارے لوگ اس کے قبضہ میں ہیں تو وہ ان سب کو قتل کر دے گا یا ان کو یرغمال کی حیثیت سے قید کر لے گا۔ یہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اپنے مخالفین کو وہ پھر چھوڑتا نہیں ہے اور طَے قبیلہ کے لوگوں نے بھی کہا کہ کیونکہ ہمارے لوگ وہاں ہیں اس لیے اگر ہم آگئے یا اس کو بھنک پڑ گئی کہ یہ مسلمان ہونے والے ہیں تو یہ قتل کر دے گا۔

حضرت عدیؓ نے حضرت خالدؓ کا سُنْح مقام میں استقبال کیا۔ سُنْح بھی مدینہ کے مضافات میں ایک جگہ ہے۔ حضرت عدیؓ نے کہا۔ خالد! آپ مجھے تین دن کی مہلت دیں۔ پانچ سو جنگجو آپ کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں گے جن کے ساتھ مل کر آپ دشمن پر حملہ کریں۔ یہ بات اس سے بہتر ہے کہ آپ ان کو جہنم کی آگ میں داخل کریں یعنی طَے قبیلے کے لوگ آپ کے ساتھ آجائیں گے اور ان کے ساتھ برسرِ پیکار ہو جائیں۔ حضرت خالدؓ نے ان کی تجویز مان لی۔ حضرت عدیؓ اپنی قوم کے پاس آئے۔ اس سے پہلے قبیلہ طَے کے لوگ بُزَاخَہ سے اپنی قوم والوں کو واپس بلانے کے لیے آدمی بھیج چکے تھے۔ قبیلے کے لوگوں نے طُلَیحہ کے لشکر میں اپنے آدمیوں کو یہ پیغام بھیجا کہ وہ فوراً واپس آجائیں کیونکہ مسلمانوں نے طُلَیحہ کے لشکر پر حملہ کرنے سے پہلے ان پر چڑھائی یعنی طَے قبیلے پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس لیے وہ آئیں اور اس حملہ کو روکیں۔ یہ تدبیر انہوں نے چلی۔ چنانچہ وہ بطور کمک اپنی قوم کے پاس واپس آگئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو طُلَیحہ اور اس کے ساتھی انہیں زندہ نہ چھوڑتے۔ پھر حضرت عدیؓ نے حضرت خالدؓ کو آکر اپنے قبیلے کے دوبارہ اسلام لے آنے کی اطلاع دی۔

ایک مصنف نے لکھا ہے کہ عدی کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو اسلامی فوج میں شمولیت کی دعوت دی۔

بنو طَے کی لشکر خالد میں شمولیت دشمن کی پہلی شکست تھی کیونکہ قبیلہ طَے کا شمار جزیرہ عرب کے قوی ترین قبائل میں ہوتا تھا۔ دیگر قبائل ان کو اہمیت دیتے تھے۔ ان کی طاقت و قوت کا اعتبار تھا۔ ان سے خوف کھاتے تھے۔ اپنے علاقے میں ان کو عزت اور غلبہ حاصل تھا۔ پڑوسی قبائل ان کے حلیف بننے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔

(تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت ۲۰۱۲ء)

(عبد اللہ بن سبا اور دوسرے تاریخی افسانے جلد 2-3 صفحہ 92 مترجم سید قلبی حسین رضوی مطبوعہ 1427ھ)

(سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل مترجم صفحہ 138 مطبوعہ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور)

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم صفحہ 324 مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

(حضرت ابوبکر صدیقؓ، از محمد حسین ہیکل، اردو ترجمہ شیخ احمد پانی پتی، صفحہ 157)

(معجم البلدان جلد ۳ صفحہ ۶، جلد ۱ صفحہ ۱۱۹)

(المنجد صفحہ ۵۸۵ زیر لفظ فصل، صفحہ ۵۷۰-۵۷۱ زیر لفظ فحل)

(فرہنگ سیرت صفحہ 157 زوار اکیڈیمی کراچی)

پھر حضرت خالدؓ نے یہاں سے جَدِیلَہ کے مقابلے کے خیال سے أَنْسُہ کی طرف کوچ کیا۔ أَنسُہ بھی قبیلہ طَے کے ایک چشمہ کا نام ہے۔ وہاں اس چشمہ کے ارد گرد آبادی تھی۔ حضرت عدیؓ نے ان سے کہا کہ قبیلہ طَے کی مثال ایک پرندے کی ہے اور قبیلہ جَدِیلَہ قبیلہ طَے کے دو بازوؤں میں سے ایک بازو ہے۔ آپ مجھے چند روز کی مہلت دیں۔ شاید اللہ تعالیٰ جَدِیلَہ کو بھی راہ راست پر لے آئے۔ بغیر جنگ کے ہی یہ لوگ ٹھیک ہو جائیں جس طرح اس نے غوث یعنی قبیلہ طَے کی دوسری شاخ کو گمراہی سے نکال لیا ہے۔ حضرت خالدؓ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عدیؓ جَدِیلَہ کے پاس آئے۔ حضرت عدیؓ مسلسل ان سے بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت عدیؓ کی بیعت کی اور ان کے اسلام لے آنے کی بشارت حضرت عدیؓ نے حضرت خالدؓ کو آ کر دی اور اس قبیلے کے ایک ہزار سواروں کے ساتھ مسلمانوں کے پاس آ گئے۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

(معجم البلدان جلد ۱ صفحہ ۳۱۴)

حضرت خالد بن ولیدؓ قبیلہ طَے کے قبول اسلام کے بعد طُلَیحہ اَسَدِی کی طرف روانہ ہوئے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ جب دشمن کے قریب پہنچ گئے تو آپؓ نے حضرت عکّاشہ بن مِحصَنؓ اور حضرت ثابِت بن اَقرَمؓ کو دشمن کی خبر لانے کے لیے آگے روانہ کیا۔

جب یہ دشمن کے قریب پہنچے تو طُلَیحہ اور اس کا بھائی سَلَمہ دیکھنے کے لیے اور دریافتِ حال کے لیے نکلے۔ سَلَمہ نے حضرت ثابت کو مہلت بھی نہ دی اور انہیں شہید کر دیا اور طُلَیحہ نے جب دیکھا کہ اس کا بھائی اپنے مقابل سے فارغ ہو چکا ہے تو اس نے اسے اپنے مدمقابل یعنی عکاشہ کے خلاف مدد کے لیے پکارا کہ آؤ میری مدد کرو ورنہ یہ شخص مجھے کھا جائے گا۔ چنانچہ ان دونوں نے مل کر حضرت عکاشہؓ پر حملہ کیا اور ان کو بھی شہید کر دیا اور اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت خالدؓ نے حضرت عکاشہؓ اور ثابت انصاری کو دشمن کی خبر گیری کے لیے بھیجا تو طُلَیحہ کا بھائی حِبَال ان کو ملا تو ان دونوں نے اس کو قتل کر دیا۔ کس حد تک اس میں صداقت ہے اللہ جانتا ہے یا اگر یہ روایت صحیح ہے تو وہ لڑائی کے لیے آمادہ ہوا تو لڑائی ہوئی تب قتل ہوا۔ کیونکہ بہرحال یہ لوگ تو خبر لینے کے لیے گئے تھے۔ لڑائی کرنے کے لیے گئے ہی نہیں تھے۔ جب یہ خبر طُلَیحہ کو پہنچی تو طُلَیحہ اور اس کا بھائی سلمہ نکلے۔ طُلَیحہ نے حضرت عکاشہ کو شہید کر دیا اور اس کے بھائی نے حضرت ثابتؓ کو اور پھر دونوں واپس چلے گئے۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۱-۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

(الکامل فی التاریخ۔ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸-۲۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۳ء)

حضرت خالدؓ اپنی فوج کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک وہ اس جگہ پہنچے جہاں حضرت ثابتؓ مقتول ہونے کی حالت میں پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں سے کسی کو ان کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ اچانک کسی سواری کا ان پر پاؤں آ گیا۔ مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا۔ پھر جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت عکاشہ بن محصنؓ بھی شہید پڑے ہیں۔ اس سے مسلمان اَور بھی غمگین ہو گئے اور کہنے لگے کہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے دو بڑے سردار اور گھڑ سواروں میں سے دو گھڑ سوار شہید ہو گئے۔ تو اس صورت حال کو دیکھ کر حضرت خالدؓ فوج کو مرتب کرنے لگے۔ فوج کو جنگ کے لیے ترتیب دیا اور قبیلہ طَے کی طرف لوٹ گئے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے کہلا بھیجا کہ آپؓ میرے پاس آ کر چند روز قیام کریں۔ مَیں طَے کے تمام قبائل کے پاس آدمی بھیجتا ہوں اور جس قدر مسلمان اس وقت آپ کے ساتھ ہیں ان سے کہیں زیادہ فوج آپؓ کے لیے جمع کیے دیتا ہوں اور پھر مَیں خود آپ کے دشمن کے مقابلے میں آپؓ کے ساتھ چلوں گا۔ پس آپؓ میری طرف چل پڑے یعنی اس طرف آ گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت خالدؓ نے قصبہ سَلْمیٰ میں اُرُک مقام پر قیام کیا تھا مگر دوسری روایت کے مطابق آپ نے اَجَاء مقام پر قیام کیا تھا۔ یہاں سے حضرت خالدؓ نے طُلَیحہ کے مقابلے کے لیے اپنی فوج کو مرتب کیا اور بُزَاخَہ پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ جب لوگوں نے لڑائی شروع کی تو عُیَینہ نے بنو فَزَارَہ کے سات سو افراد کے ساتھ مل کر طُلَیحہ کی معیت میں سخت لڑائی کی۔

عیینہ اور طُلَیحہ اکٹھے مل گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی۔

طُلَیحہ اپنے اُونی خیمے کے صحن میں چادر اوڑھے بیٹھا تھا۔ یہ نبی بنا ہوا تھا اس لیے یہ خیمے میں بیٹھا رہا اور غیب کی خبریں دیتا تھا۔ کہتا تھا تم لوگ جنگ لڑو میں یہاں سے تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا نتیجہ نکلنے والا ہے جبکہ لوگ قتال میں مصروف تھے۔ جب عُیَینہ کو لڑائی میں تکلیف اٹھانا پڑی اور اس کا شدید نقصان ہوا تو وہ طُلَیحہ کے پاس آیا اور کہا کیا ابھی تک جبرائیل تمہارے پاس نہیں آئے؟ جنگ میں تو مار پڑ رہی ہے تم کہتے ہو مجھے الہام ہوتے ہیں، وحی ہوتی ہے اور جبرائیل مجھے بتائیں گے کیا ہونا ہے تو بتاؤ ابھی تک کچھ نتیجہ نہیں نکلا؟ جبرائیل آئے نہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ عُیَینہ واپس گیا پھر لڑائی میں مصروف ہو گیا۔ جب اس کو دوبارہ لڑائی کی شدت نے پریشان کر دیا تو وہ پھر طُلَیحہ کے پاس آیا اور کہا کہ تمہارا برا ہو کیا جبرائیل ابھی تک تمہارے پاس نہیں آئے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم نہیں آئے۔ عُیَینہ نے قسم کھاتے ہوئے کہا کب آئیں گے؟ ہمارا تو کام تمام ہوا چاہتا ہے۔ وہ پھر میدانِ جنگ میں پلٹ کر لڑنے لگا اور اب جب پھر اسے ناکامی ہوئی تو وہ پھر طُلَیحہ کے پاس گیا اور پوچھا کیا جبرائیل تمہارے پاس ابھی تک نہیں آئے؟ طُلَیحہ نے کہا ہاں آئے ہیں۔ عُیَینہ نے پوچھا پھر جبرائیل نے کیا کہا؟ طُلَیحہ نے کہا انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ تیری چکی بھی ان کی چکی کی طرح ہو گی اور ایک ایسا واقعہ ہو گا، تیرا ایسا بول بالا ہو گا کہ جو تم کبھی بُھلا نہیں سکو گے۔ عُیَینہ نے یہ سنا تو اپنے دل میں کہا کہ اللہ جانتا ہے کہ عنقریب ایسے واقعات پیش آئیں گے جنہیں تم بدل نہیں سکو گے یا بُھلا نہیں سکو گے۔ پھر وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اس قوم سے کہا کہ اے بنو فزارہ! بخدا یہ طُلَیحہ کذاب ہے۔ پس تم لوگ واپس چلو۔ اس پر تمام بنو فَزَارَہ لڑائی سے کنارہ کش ہو گئے اور ان لوگوں کو شکست ہوئی تو وہ بھاگے اور طُلَیحہ کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ اس سے پہلے ہی طُلَیحہ نے اپنے لیے اپنا گھوڑا اور اپنی بیوی نَوَار کے لیے اونٹ تیار کر رکھا تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور لپک کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی بیوی کو سوار کیا پھر اس کے ساتھ بھاگ گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی بھی اس کی استطاعت رکھتا ہے جیسا مَیں نے کیا ہے وہ بھی ایسا کرے اور اپنے اہل کو بچائے۔ دوڑ جاؤ میدان جنگ سے۔ پھر طُلَیحہ نے حُوشِیَّہ کی راہ اختیار کی یہاں تک کہ شام پہنچ گیا۔ اس کی جماعت پراگندہ ہو گئی اور اللہ نے ان میں سے بہتوں کو مار دیا۔ بہت سے مارے گئے۔ ایک روایت کے مطابق طُلَیحہ میدان جنگ سے بھاگ کر نَقْع میں بنو کَلْب کے پاس مقیم ہو گیا اور وہاں جا کے اسلام لے آیا۔ نقع بھی طائف کے اطراف میں مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات تک وہ بنو کَلْب میں ہی مقیم رہا۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۱-۲۶۲، ۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

(معجم البلدان جلد ۵ صفحہ ۳۴۶، جلد ۲ صفحہ ۲۱۵)

بنو عامر اپنے خاص و عام افراد کے ساتھ اس کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اور قبائل سُلَیم اور ہَوَازِن کا بھی یہی حال تھا۔ پھر

جب اللہ نے بنو فَزَارَہ اور طُلَیحہ کو بری طرح شکست دی تو وہ قبائل یہ کہتے ہوئے آئے کہ جس دین سے ہم نکلے تھے ہم پھر اسی میں داخل ہوتے ہیں۔

وہ خود ہی آ کے اسلام میں شامل ہو گئے اور کہا ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے جان اور مال کے متعلق اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ تا ۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

تاریخ طبری کی ایک روایت میں ہے کہ اہل بُزَاخَہ کی شکست کے بعد بنو عامر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم دین میں داخل ہوتے ہیں جس سے ہم نکل گئے تھے۔ حضرت خالدؓ نے ان سے اس شرط پر بیعت لی جو آپؓ نے اہل بُزَاخَہ یعنی اَسَد، غَطَفَان اور طَے سے لی تھی اور ان سب نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر اطاعت قبول کر لی۔ اس

بیعت کے الفاظ

یہ تھے۔ تم سے اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان لیا جاتا ہے کہ تم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر ایمان لاؤ گے اور ضرور نماز کو قائم کرو گے اور ضرور زکوٰۃ ادا کرو گے اور اسی چیز پر تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کی طرف سے بھی بیعت کرو گے۔ اس پر وہ کہتے ہاں۔

(الکامل فی التاریخ۔ جلد۲ صفحہ۲۱۰-۲۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیة ۲۰۰۳ء)

حضرت خالدؓ نے اَسَد، غَطَفَان، ہَوازِن، سُلَیم اور طَے میں سے کسی کی بیعت قبول نہیں کی سوائے اس کے کہ وہ ان تمام لوگوں کو مسلمانوں کے حوالے کر دیں جنہوں نے ارتداد کی حالت میں اپنے ہاں کے مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا اور ان کا مُثلہ کیا تھا اور مسلمانوں پر چڑھائی کی تھی۔

حضرت خالدؓ نے ان سے یہ بیعت اس صورت میں لی کہ اپنے ان لوگوں کو ہمارے سپرد کرو جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا، قتل کیا، ان کے گھروں کو آگ لگائی۔ مسلمانوں کو آگ میں جلایا۔ پھر ان کا مُثلہ کیا اور آگ میں جلایا۔ یہ ساری باتیں کیں۔ انہوں نے کہا ہمارے حوالے کرو گے پھر تمہاری بیعت قبول کی جائے گی۔ وہ ملزمان جو ہیں، سارے مجرم جو ہیں وہ سب پیش ہوں۔ پس ان تمام قبائل نے ان لوگوں کو حضرت خالدؓ کے سپرد کر دیا تو حضرت خالدؓ نے ان قبائل کی بیعت کو قبول کر لیا اور جن لوگوں نے مسلمانوں پر مظالم کیے تھے ظلم کرنے والے جو لوگ تھے ان کے اعضاء بھی قطع کرا دیے اور ان کو آگ میں بھی جلایا گیا۔

(الاستقصا لاخبار دول المغرب الاقصی جزء۱ صفحہ۷۶ مطبوعہ دار الکتاب ۱۹۹۷ء)

بہرحال جو ظلم انہوں نے مسلمانوں پر کیے تھے جیسا کہ گذشتہ خطبہ میں مَیں بیان کر چکا ہوں سزا کے طور پر ان سے اسی طرح سلوک کیا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حضرت خالدؓ کے ایک خط

کا ذکر ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے قُرَّہ بن ہُبَیرہ اور اس کے چند ساتھیوں کو رسیوں سے باندھ دیا اور پھر قُرَّہ اور دوسرے قیدیوں کو حضرت خالدؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس روانہ کیا اور آپؓ کی خدمت میں لکھا کہ بنو عامر اسلام سے روگردانی اور انتظار کے بعد پھر سے اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ جن قبائل سے میری جنگ ہوئی یا جن سے بغیر جنگ کے مصالحت ہوئی مَیں نے ان سب سے کسی کی بیعت قبول نہیں کی یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کو میرے پاس لائیں جنہوں نے مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کیے تھے۔ مَیں نے ان کو قتل کر دیا۔ قُرَّہ اور اس کے ساتھیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

حضرت ابو بکرؓ نے بھی حضرت خالدؓ کے نام ایک خط لکھا جو نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اس خط کے جواب میں حضرت خالدؓ کو لکھا کہ جو کچھ تم نے کیا اور جو کامیابی تم کو حاصل ہوئی اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے۔

تم اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

تم اللہ کے کام میں پوری جدوجہد کرنا اور تساہل نہ کرنا۔ جس شخص نے کسی مسلمان کو مارا ہو اور وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے تو اس کو ضرور قتل کر دو اور اس طرح قتل کرو کہ دوسرے عبرت پکڑیں۔ وہ لوگ جنہوں نے خدا کے حکم سے نافرمانی کی ہو اور اسلام کے دشمن ہوں ان کے قتل سے اگر اسلام کو فائدہ پہنچتا ہو تو قتل کر سکتے ہو۔ حضرت خالدؓ ایک ماہ بُزَاخَہ میں فروکش رہے اور اس قسم کے لوگوں کی تلاش میں ہر طرف چھاپے مار کر ان لوگوں کو گرفتار کرتے رہے۔ (تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ۲۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان ۲۰۱۲ء) اور یوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کے مطابق ان لوگوں کو سخت سزائیں دیں۔

قُرَّہ بن ہُبَیرہ اور عُیَینہ بن حِصن کے قید ہو کر مدینہ آنے کے متعلق

تاریخ طبری میں اس طرح ذکر آتا ہے کہ حضرت خالدؓ نے بنو عامر کے معاملے کا تصفیہ کر کے جب ان سے بیعت لے لی اور عُیَینہ بن حِصن اور قُرَّہ بن ہُبَیرہ کو قید کر کے حضرت ابو بکرؓ کے پاس بھیج دیا اور جب یہ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے آئے تو قُرَّہ نے کہا کہ اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مَیں مسلمان ہوں۔ حضرت عمرو بن عاصؓ میرے اسلام کے گواہ ہیں۔ جب وہ میرے پاس سفر کے دوران آئے مَیں نے ان کو اپنا مہمان بنایا، ان کی تعظیم و تکریم کی اور ان کی حفاظت کی۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو بلا کر اس کی تصدیق چاہی۔ حضرت عمروؓ نے تمام واقعہ بیان کیا اور جو کچھ قُرَّہ نے کہا تھا وہ بتایا اور جب وہ زکوٰۃ کے متعلق اس کی گفتگو کو بیان کرنے لگے تو قُرَّہ نے کہا بس کیجیے آگے بیان نہ کریں۔ اس پر انہوں نے کہا اللہ کی رحمت ہو۔ حضرت عمروؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ مَیں تو پوری بات حضرت ابو بکرؓ سے بیان کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے تمام گفتگو بیان کر دی۔ قُرَّہ نے زکوٰۃ کے حوالے سے پہلے کہا تھا کہ اس کے مطالبہ کو ختم کر دیں تو عرب بات سنیں گے یعنی زکوٰۃ نہ لی جائے۔ اس پر حضرت عمروؓ نے کہا گویا تم کافر ہو چکے تو قُرَّہ نے کہا پھر آپ زکوٰۃ کے مطالبے کا ایک وقت مقرر کر دیں تو ہم لوگ مل کر فیصلہ کر لیں گے کہ زکوٰۃ دینی ہے کہ نہیں دینی۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس سے درگزر کیا۔ بہرحال اس کی باتیں سننے کے باوجود حضرت ابو بکرؓ نے اس سے درگزر کیا اور اس کی جان بخشی کر دی۔

عُیَینہ بن حِصن اس حالت میں مدینہ آیا کہ اس کے دونوں ہاتھ رسی سے اس کی گردن پر بندھے تھے۔ مدینہ کے لڑکے اسے کھجور کی شاخیں چبھو رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے دشمن! کیا ایمان لانے کے بعد تُو کافر ہو گیا ہے؟ تو اُس نے کہا بخدا! مَیں آج کے دن تک کبھی اللہ پر ایمان ہی نہیں لایا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس سے درگزر کیا اور اس کی بھی جان بخشی کر دی۔

(تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ ۲۶۳-۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان ۲۰۱۲ء)

ایک اَور مصنف لکھتے ہیں کہ عُیَینہ کو خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر کیا گیا۔ اس نے حضرت ابو بکرؓ سے عفو و درگزر کا ایسا برتاؤ پایا جس کا اس کو یقین نہ تھا۔ آپ نے اس کے ہاتھ کھولنے کا حکم دیا۔ پھر اس سے توبہ کا مطالبہ کیا تو عُیَینہ نے خالص توبہ کا اعلان کیا اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے معذرت پیش کی اور اسلام لایا پھر اچھی طرح اسلام پر کاربند رہا۔

(سیدنا ابو بکر صدیقؓ شخصیت و کارنامے از ڈاکٹر علی محمد صلابی مترجم صفحہ 326 مکتبہ الفرقان مظفر گڑھ پاکستان)

جھوٹے مدعیٔ نبوت اور باغی، طُلَیحہ اسدی نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔

اس کے بارے میں لکھا ہے کہ طُلَیحہ اسدی کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ جب اسے اطلاع ملی کہ قبیلہ اسد، غطفان اور بنو عامر مسلمان ہو چکے ہیں تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ پھر وہ حضرت ابو بکرؓ کی امارت میں عمرہ کرنے مکہ روانہ ہوا۔ وہ مدینہ کے اطراف سے گزرا تو حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا گیا یہ طُلَیحہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا مَیں اس کا کیا کروں؟ اس کو چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ نے اسے اسلام کی طرف ہدایت دے دی ہے۔ طُلَیحہ مکہ کی طرف گیا اور عمرہ ادا کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے خلیفہ ہونے کے بعد ان کی بیعت کرنے آیا تو حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ تم عکاشہ اور ثابت کے قاتل ہو۔ بخدا! مَیں کبھی تم کو پسند نہیں کر سکتا۔ طُلَیحہ نے کہا اے امیر المومنین! آپ ان دو شخصوں کا کیا غم کرتے ہیں جن کو اللہ نے میرے ہاتھوں سے عزت دی۔ شہید ہوئے اور مجھے ان دونوں کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا۔ یعنی میں ذلیل نہیں ہوا۔ ان کے حملے سے مرا نہیں ورنہ میں جہنم میں جاتا اور آج میں اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کا فضل پانے والا بن رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس سے بیعت لے لی اور کہا اے دھوکے باز! تمہاری کہانت میں سے کیا باقی ہے؟ یعنی تم کاہن تھے اس میں سے ابھی بھی کچھ کہانت کا کام کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ ایک آدھ پھونک مار لیتا ہوں۔ پھر وہ اپنی قوم کی قیام گاہ کی طرف آیا اور وہیں مقیم رہا۔

(تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ۲۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان ۲۰۱۲ء)

عراق کی جنگوں میں طُلَیحہ نے ایرانیوں کے مقابلے میں کارہائے نمایاں انجام دیے۔ مسلمان ہونے کے بعد عراق کی جنگوں میں یہ لڑا اور اچھا لڑا اور جنگ نَہَاوَنْد میں 21/ ہجری میں شہید ہوا۔

(حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل صفحہ 144، بک کارنر شوروم بک سٹریٹ جہلم پاکستان)

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جزء۳ صفحہ۴۴۱ دار الکتب العلمیة بیروت ۲۰۰۵ء)

حضرت خالد بن ولید کا ظَفَر، یہ ایک علاقہ ہے اس جانب جانا اور اُمّ زِمل سلمٰی بنت اُمّ قِرفَہ کی طرف پیش قدمی۔

ام زِمل

کا نام سلمیٰ بنت مالک بن حُذَیفہ تھا جو اپنی ماں اُمِّ قِرفہ بنت رَبیعہ سے مشابہ تھی۔ وہ عزت وشہرت میں اپنی ماں جیسی تھی اور اس کے پاس اُمِّ قرفہ کا اونٹ بھی تھا۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

اُمّ قِرفہ

کا تعارف یہ ہے کہ اُمّ قرفہ کا نام فاطمہ بنت ربیعہ تھا اور وہ بنو فَزَارَہ کی سردار تھی۔ یہ عورت اپنی قوت اور حفاظتی انتظامات کے طور پر ایک ضرب المثل مانی جاتی تھی۔ اس کے گھر میں ہر وقت پچاس تلواریں آویزاں رہتی تھیں اور پچاس مردانِ شمشیر زن ہر وقت وہاں موجود ہوتے تھے۔ یہ سب اس کے بیٹے اور پوتے تھے۔ اس کے ایک بیٹے کا نام قرفہ تھا اس کی وجہ سے اس کی کنیت اُمّ قرفہ تھی جبکہ اس کا اصلی نام فاطمہ بنت ربیعہ تھا۔ اس کا گھر وَادِی القُریٰ کی ایک جانب تھا جو مدینہ طیبہ سے سات رات کی مسافت پر تھا۔

(پیغمبر اسلام اور غزوات و سرایا از حکیم محمود احمد ظفر صفحہ 447 مطبوعہ شفیق پریس)

ام قرفہ کی طرف ایک سَرِیَّہ چھ ہجری میں وقوع پذیر ہوا۔ اُمّ قرفہ کی سرکوبی کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس نے مدینہ پر حملہ کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ اس بارے میں ایک مصنف نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ اس نے اپنے تیس بیٹوں اور پوتوں کا ایک دستہ تیار کیا اور کہا کہ مدینہ پر چڑھائی کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرو۔ اس لیے مسلمانوں نے اس فتنہ باز عورت کو کیفر کردار تک پہنچا دیا۔

(ضیاء النبیؐ از پیر محمد کرم شاہ الازہری جلد 4 صفحہ 121 مطبوعہ تخلیق مرکز پرنٹرز لاہور 1420ھ)

اس کا دوسرا سبب یہ تھا کہ حضرت زید بن حارثہ تجارت کی غرض سے شام کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے پاس دیگر صحابہ کرام کے اموالِ تجارت تھے۔ جب وادی القریٰ پہنچے تو قبیلہ فَزَارَہ کی شاخ بنو بدر کے بہت سے آدمی نکل آئے۔ انہوں نے حضرت زیدؓ اور ان کے ساتھیوں کو سخت مارا پیٹا اور سارا سامان بھی چھین لیا۔ انہوں نے واپس آ کر بارگاہِ رسالت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اُن کے ساتھ بھیجا تا کہ ان لٹیروں کی گوشمالی کرے۔

(ضیاء النبیؐ از پیر محمد کرم شاہ الازہری جلد 4 صفحہ 120 مطبوعہ ضیاع القرآن پبلی کیشنز لاہور)

ام قرفہ کی بیٹی اُمّ زِمل سلمٰی کا واقعہ یوں ہے کہ غَطَفَان، طَے، سُلَیم اور ہَوَازِن کے بعض لوگ جنہوں نے بُزَاخَہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں شکست کھائی تھی، بھاگ کر اُمّ زِمل سلمٰی بنت مالک کے پاس پہنچے اور وعدہ کیا کہ اس کے ساتھ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرتے ہوئے جانیں قربان کر دیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

(سیرت سیدنا صدیق اکبرؓ منسوب بہ استاذ عمر ابو النصر، صفحہ 610، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور)

غطفان کے شکست خوردہ لوگ ظَفَر میں جمع ہو گئے۔ یہ ظَفَر جو ہے بصریٰ اور مدینہ کے راستے پر ایک مقام ہے۔ یہ حَوأب کے قریب ایک مقام ہے۔ حَوأب بھی مدینہ اور بصریٰ کے راستے پر ایک جگہ ہے اور وہاں ایک کنواں ہے۔ وہاں

ام زِمل سلمٰی نے ان لوگوں کو ان کی شکست پر غیرت دلائی اور جنگ کا حکم دیا اور پھر خود بھی مختلف قبائل میں بار بار چکر لگا کر ان کو حضرت خالدؓ سے جنگ کے لیے اکسایا یہاں تک کہ وہ لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے اور جنگ کے لیے دلیر ہو گئے۔

یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لیے بھڑ کانے والی تھی اور ہر طرف سے بھگے ہوئے لوگ اس کے پاس آ گئے۔ اس سے قبل اُمّ قرفہ کی زندگی میں یہ اُمّ زِمل سلمٰی قید ہو کر حضرت عائشہؓ کو ملی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا۔ یہ کچھ عرصہ ان کے پاس رہی پھر اپنی قوم میں چلی آئی۔ وہاں جا کے مرتد ہو گئی۔

(الکامل فی التاریخ۔ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ ذکر ردۃ بنی عامر، و ہوازن و سلیم۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ ۲۰۰۳ء)

(المعجم البلدان جلد ۴ صفحہ ۶۸، جلد ۲ صفحہ ۳۶۰)

جب حضرت خالدؓ کو اس کی اطلاع ہوئی وہ اس وقت مجرموں کی گرفتاری، زکوٰۃ کی تحصیل، دعوتِ اسلام اور لوگوں کی تسکین میں منہمک تھے تو اُمّ زِمل سلمٰی کے مقابلہ کے لیے بڑھے جس کی شوکت اور طاقت بہت بڑھ چکی تھی اور اس کا معاملہ بہت شدت اختیار کر گیا تھا۔ پس حضرت خالدؓ اس کے اور اس کی جمعیتوں سے مقابلے کے لیے آگے بڑھے۔ نہایت شدید جنگ ہوئی۔ اُمّ زِمل سلمٰی اس وقت اپنی ماں کی طرح بڑی شان سے اپنی ماں کے اونٹ پر سوار تھی اور دونوں لشکروں کے درمیان شدید جنگ ہوئی۔ اُمّ زِمل اونٹ پر سوار اشتعال انگیز تقریروں سے برابر فوج کو جوش دلا رہی تھی۔ مرتدین بھی بڑی بہادری سے جان توڑ کر لڑ رہے تھے۔ اُمّ زِمل کے اونٹ کے گرد سو اونٹ اَور تھے جن پر بڑے بڑے بہادر سوار تھے اور بڑی پامردی سے اُمّ زِمل کی حفاظت کر رہے تھے۔ مسلمان شہسواروں نے اُمّ زِمل کے پاس پہنچنے کی سرتوڑ کوشش کی لیکن اس کے محافظوں نے ہر بار انہیں پیچھے ہٹا دیا۔ پورے سو آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد مسلمان آخر کار اُمّ زِمل کے اونٹ کے قریب پہنچے۔ وہاں پہنچتے ہی انہوں نے اونٹ کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اُمّ زِمل کو قتل کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے جب اس کے اونٹ کو گرتے اور اُسے قتل ہوتے دیکھا تو اُن کی ہمت نے جواب دے دیا اور بدحواس ہو کر بے تحاشا میدان جنگ سے بھاگنے لگے۔ اس طرح اس فتنہ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی اور جزیرہ نما عرب کے شمال مشرقی حصہ میں ارتداد اور بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل۔ اردو ترجمہ ص 156-157 مطبوعہ بک کارنر جہلم)

حضرت خالدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس فتح کی بشارت بھیجی۔

(تاریخ الطبری جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ لبنان ۲۰۱۲ء)

حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں یہ ذکر ابھی آگے بھی ان شاء اللہ بیان ہوگا۔ اس وقت اتنا ہی بیان کرتا ہوں۔

اس وقت میں

دو مرحومین کا ذکر

بھی کروں گا۔ جمعہ کی نماز کے بعد ان کے جنازے پڑھاؤں گا۔

پہلے

صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیق احمد بٹ صاحب سیالکوٹ ہیں

جو گزشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کے بارے میں ان کے بیٹے نے لکھا ہے کہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، غریب پرور، نیک فطرت خاتون تھی۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی اور عقیدت کا تعلق تھا۔ باقاعدہ اہتمام کے ساتھ خطبات سنا کرتی تھیں۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے نسیم بٹ صاحب کاڈونا (Kaduna) نائیجیریا میں مربی سلسلہ ہیں۔ میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے تھے اس لیے ان کا جنازہ پڑھا رہا ہوں۔ ان کا سارا خاندان ہی، ان کے خاوند بھی اور باقی ان کے بیٹے، پوتے جماعت کی خدمت کرنے میں پیش پیش ہیں۔

دوسرا جو ذکر ہے وہ جنازہ

ثریا رشید صاحبہ

کا ہے۔ مرحومہ رشید احمد باجوہ صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 20/اپریل کو ان کی کینیڈا میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ بھی بڑی نیک خاتون تھیں۔ تقویٰ شعار، دعا گو، غریب پرور، مہمان نواز، ملنسار۔ عرصہ تک انہیں اپنے محلہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی ان کو بہت زیادہ توفیق ملی اور پھر ربوہ آ گئیں جہاں انہوں نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے اپنا سب کچھ بیچ کے ربوہ آ کر اپنا گھر بنایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بھی ایک بیٹے سفیر باجوہ صاحب ربوہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ ایک بیٹی بھی مربی سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو اور ان کی نسلوں کو بھی ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27 مئی 2022ء)

☆...☆...☆

م م محمود

پاکستان کا شمال، حسن سے مالا مال

قسط اول

امسال پاکستان میں مارچ کا مہینہ آیا تو یوں لگا کہ گویا مارچ سے قبل غلطی سے ماہ جون آ گیا ہے۔ مارچ میں پڑنے والی اس گرمی نے انسانوں کے ساتھ ساتھ شمال کے کوہساروں پر پڑی برفوں پر بھی گہرے اثرات چھوڑے اور ان برفوں نے وقت سے پہلے پگھلنا شروع کر دیا۔ چنانچہ شمالی علاقہ جات کی وہ گزرگاہیں جو اپریل کے آخر اور مئی میں کھلتی تھیں، رواں برس ان راستوں نے اپریل کے آغاز میں ہی سیاحوں کو خوش آمدید کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور قدرتی حسن کے دیوانوں نے ماہ اپریل میں ہی دل ونظر کو موہ لینے والے دلفریب مناظر سے محظوظ ہونے کی خاطر ان وادیوں کا رخ کر لیا ہے۔ نیز امسال سوائے گلیات کے، دیگر بالائی علاقوں میں برفباری بھی پہلے کی نسبت کم ہوئی ہے۔

اگر آپ بھی رواں برس شمالی علاقہ جات کے سرسبز میدانوں، ہرے بھرے سرو قامت درختوں سے ڈھکے پہاڑوں، دورفلک سے سرگوشیاں کرتے برف کی سفید چادر اوڑھے کہساروں اور بہتے ہوئے فیروزی پانیوں کے دلربا نظاروں سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آئیے آپ کو ان علاقہ جات کا مختصر تعارف کرواتے ہیں تا کہ دوران سیاحت آپ کو جملہ بنیادی معلومات میسر ہوں اور آپ باآسانی اپنے وقت اور جیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا پروگرام ترتیب دے سکیں۔ زیرنظر مضمون میں پاکستان کے ان شمالی علاقہ جات کا تعارف دیا جارہا ہے جو راولپنڈی سے نسبتاً قریب ہیں اور باآسانی دو سے تین دن کا پروگرام ترتیب دیا جاسکتا ہے۔

لیکن سفر سے قبل چند بنیادی امور ضرور ذہن میں رکھے جائیں۔

1۔ شمالی علاقوں کا سفر کرتے ہوئے یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ان علاقوں میں week end یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز باقی چار دنوں کی نسبت سیاحوں کا رش زیادہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مقامی ٹرانسپورٹرز اور ہوٹل مالکان منہ مانگے کرایے وصول کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر ممکن ہو تو week end کے علاوہ دیگر ایام میں سیاحت کا پروگرام بنایا جائے۔

2۔ چونکہ پاکستان میں مون سون کے موسم کی ابتداء جولائی میں ہو جاتی ہے اور بارشوں کا اسپیل شروع ہو جاتا ہے۔ برساتوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ کا سامنا بھی ہوسکتا ہے اس لیے ماہ جون سیاحت کے لیے سب سے مناسب مہینہ ہے۔

3۔ کچھ عرصہ قبل خیبر پختونخوا کے محکمہ سیاحت نے ایک ٹول فری نمبر 1422 کا آغاز کیا ہے جس پر کال کر کے سیاح اپنی منتخب کردہ منزل کے حوالے سے مختلف معلومات لے سکتے ہیں۔ اس ٹول فری نمبر کے ذریعے کسی بھی سیاح کو اپنے منتخب کردہ سیاحتی مقام کے ہوٹلوں میں جگہ کی گنجائش، راستوں کی صورت حال، موسم، سیلاب، ٹریفک، خوراک، بازار، ہسپتال اور دیگر معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح محکمہ سیاحت وثقافت کے ٹوئٹر اکاؤنٹ پر بھی مختلف علاقوں کی تفصیل ہر کچھ گھنٹے بعد اپ ڈیٹ ہوتی رہتی ہے۔

4۔ ان علاقوں کے سفر پر جانے سے قبل اپنا شناختی کارڈ ضرور ہمراہ رکھا جائے کیونکہ مختلف مقامات پر قومی شناخت کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

آیئے اب ان علاقوں کا کچھ تعارف حاصل کیا جائے۔

گلیات

پہاڑی علاقوں میں گلی پہاڑ کے ایک طرف سے دوسری جانب جانے والے راستے کو کہا جاتا ہے جسے اردو میں درّہ بھی کہا جاتا ہے۔ پاکستان میں موسم گرما میں سب سے زیادہ سیاح مری اور اس سے ملحقہ گلیات کا رخ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ راولپنڈی سے قریب ترین پرفضا مقام ہے۔ بعض سیاح ایبٹ آباد کی جانب سے بھی ان گلیات کی طرف آتے ہیں۔ راولپنڈی سے قریباً 33 کلومیٹر کی مسافت پر ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ کا سفر کر کے آپ باآسانی گلیات کے حسین مقامات میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسلام آباد سے مری جانے کے لیے موٹر وے بھی بن چکی ہے جبکہ عام روڈ سے بھی جایا جاسکتا ہے۔ یہ روڈ مظفر آباد جانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بالعموم سیاح پہلا پڑاؤ مری میں کرتے ہیں لیکن مری پہنچنے سے قبل راستہ میں بعض خوبصورت تفریحی مقامات بھی موجود ہیں جن سے راستہ میں لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ اگر آپ موٹر وے کی بجائے پرانی روڈ پر سے جائیں تو راستہ میں چھتر پارک (ویسے اب یہاں پارک موجود نہیں ہے محض ایک خوبصورت مقام ہے)، سرگراں (پکنک پوائنٹ)، کمپنی باغ، گھوڑا گلی اور بانسرہ گلی (مری سے قریباً 4 کلومیٹر قبل ہے اور یہاں مری چیئر لفٹ تک جانے کے لیے راستہ موجود ہے) وغیرہ جیسے خوبصورت مقامات بھی آتے ہیں۔ گلیات کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سیاحوں کے ستانے کے لیے ریسٹ ایریا موجود ہے۔ جہاں کھلے آسمان تلے cooking بھی کی جاسکتی ہے۔

مری

مری ملکہ کوہسار بھی کہلاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اس کا نام حضرت مریمؑ (Marry) کے نام پر موسوم ہے۔ محققین کے مطابق حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ فلسطین سے ہجرت کر کے مختلف علاقوں سے ہوتی ہوئی جب یہاں پہنچیں تو آپ کی وفات ہوگئی اور یہیں آپ کی تدفین ہوئی۔ پنڈی پوائنٹ پر آج بھی ایک قبر یہاں موجود ہے جو بعض محققین کے مطابق حضرت مریمؑ کی ہے۔ 1968ء میں اس قبر کے قریب پی ٹی وی کے بوسٹر کی تنصیب ہوگئی۔ یوں یہ ایریا پی ٹی وی کے کنٹرول میں آ گیا اور نوے کی دہائی سے بوسٹر کے حفاظتی نقطہ نظر کے تحت عوام کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

اس کی موجودہ بنیاد 1851 میں رکھی گئی۔ یہ برطانوی حکومت کا گرمائی صدر مقام بھی رہا۔ اس دور میں فوجی اور سول برطانوی حکام اور متمول مقامی باشندوں نے یہاں آباد ہونا شروع کر دیا سطح سمندر سے اس کی بلندی 7500 فٹ ہے۔ ایک عظیم الشان چرچ شہر کے مرکز کی نشان دہی کرتا ہے۔ یہ 1857 میں تعمیر ہوا۔ چرچ کے ساتھ سے شہر کی مرکزی سڑک گزرتی ہے جسے «مال روڈ» کہا جاتا ہے۔ یہاں شہر کے مشہور تجارتی مراکز اور کثیر تعداد میں ہوٹل قائم ہیں۔ مال روڈ سے نیچے مری کے رہائشی علاقے اور بازار قائم ہیں۔ خشک میوہ جات اور سامان آرائش (ڈیکوریشن پیس) کی دکانیں پائی جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ 8801ء کے عشرے میں ’پارک لاج‘ اور ’نیٹ وڈ ہاؤس‘ نامی دو عمارتیں فری میسنز کی سرگرمیوں کا مرکز تھیں مری میں پانی کی کمی پورا کرنے کے لیے 1891 میں مشک پوری کی پہاڑیوں کے دامن سے مری کے لیے پانی کی پائپ لائن بچھائی گئی۔ 1907ء تک پنڈی سے مری تانگوں پر جایا کرتے تھے۔ 1947ء تک غیر یورپی افراد کا مال روڈ پر آنا ممنوع تھا۔ برطانوی باشندوں کے علاوہ مری مہاراجوں اور نوابوں، جاگیرداروں اور متمول کاروباری افراد کے لیے ہمیشہ دلچسپی کا مرکز رہا ہے۔ کسی دور میں مہاراجہ کشمیر اور کپورتھلہ کے مہاراجہ کے بنگلے اس کی رونق میں اضافے کا باعث ہوتے تھے۔ مری میں اکثر سورج اور بادلوں کی آپس میں آنکھ مچولی جاری رہتی ہے۔ یہاں ڈائیوو، بلال ٹریولز اور نیازی ایکسپریس کی سروسز موجود ہیں اور پاکستان کے مختلف شہروں سے یہاں آتی ہیں۔ یہاں پنڈی پوائنٹ پر چیئر لفٹ لگی ہوئی ہے۔ مری صوبہ پنجاب میں واقع ہے جبکہ مری سے تھوڑا آگے نتھیا گلی کی جانب جائیں تو پہاڑیاں نامی مضافاتی علاقہ سے پاکستان کے صوبہ خیبر پختون خواہ کا آغاز ہو جاتا ہے اور یہی گلیات کا گیٹ وے بھی کہلاتا ہے۔ اگر آپ مری کے اصل حسن سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو صبح صبح کشمیر پوائنٹ یا پنڈی پوائنٹ کی طرف morning walk ضرور کریں کیونکہ اس وقت یہ علاقہ انتہائی پرسکون ہوتا ہے اور آپ سرسبز پہاڑوں، بلند و بالا درختوں، آسمان پر اڑتے بادلوں اور گھومتے بل کھاتے راستوں کی خوبصورتی کا حقیقی حظ اٹھا سکتے ہیں۔

رات کے وقت مری کی مال روڈ کا دلکش نظارہ

مری سے نتھیا گلی جانے کے لیے باہر نکلیں تو قریباً دو کلومیٹر پر جھیکا گلی آتا ہے یہاں سے تین راستے نکل رہے ہیں۔ بائیں جانب کلڈنہ کی طرف راستہ جاتا ہے جو آگے نتھیا گلی جا رہا ہے۔ دائیں جانب پتریاٹہ جبکہ سیدھا بھوربن کو راستہ جاتا ہے۔ اگر آپ لوکل ٹرانسپورٹ پر مری آئے ہیں تو یہاں سے ان تینوں جگہوں پر جانے کے لیے مناسب کرایہ پر ہر طرح کی ٹرانسپورٹ مل جاتی ہے۔

کلڈنہ

مری سے قریباً 7 کلومیٹر دوری پر کلڈنہ ہے۔ خلافتِ ثالثہ تک یہاں جماعتِ احمدیہ کی مسجد بھی تھی اور حضرت مصلح موعودؓ مختلف اوقات میں یہاں قیام پذیر بھی رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہاں خطباتِ جمعہ بھی ارشاد فرمائے ہیں۔

پتریاٹہ

مری سے جھیکا گلی دو کلومیٹر جبکہ جھیکا گلی سے پتریاٹہ پتریاٹہ اپنی کیبل کار کے حوالہ سے سیاحوں میں بے حد مقبول ہے۔اس کا آغاز 1990ء میں ہوا۔پتریاٹہ نیومری چیئر لفٹ کا کُل سفر سات کلومیٹر پر محیط ہے۔یہاں ایک خوبصورت پارک بھی موجود ہے۔

بھوربن

بھوربن مری سے تقریبا 9 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔بھوربن کو ایک قریبی جنگل کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔۔کچھ عرصہ قبل اسے اسلام آباد مری ڈبل ایکسپریس وے سے بھی قابل رسائی بنا دیا گیا ہے۔یہاں دیگر ہوٹلوں کے علاوہ P.C ہوٹل بھی موجود ہے۔یہاں گالف کلب کے اردگرد ایک طویل walking track بھی ہے۔

خیرہ گلی

یہ کلڈنہ والے راستے پر ایبٹ آباد کی جانب جانے والی روڈ پر مری سے قریباً 14 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ایک خوبصورت مقام ہے۔یہاں بہت زیادہ ہوٹلز یا ریستوران موجود نہیں۔سیاح یہاں کے پر کیف نظاروں لطف اندوز ہونے اور ستانے کی خاطر کچھ دیر رکتے ہیں۔گلیات کا یہ مقام 2347 میٹر بلندی پر واقع ہے اور یہ بھی ایوبیہ نیشنل پارک میں ہی شامل سمجھا جاتا ہے،یہاں کی بلند چوٹی پر تعمیر شدہ شش پہلو مکان بھی بہت شہرت رکھتا ہے۔

چھانگلہ گلی

یہ گلی مری سے 16 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔یہاں ہوٹلز، ریستورانز اور ایک چھوٹا بازار بھی موجود ہے۔یہاں سے آگے نتھیا گلی تک جگہ جگہ بندر بیٹھے اٹھکیلیاں کرتے نظر آتے ہیں۔سیاح انہیں اپنے ہاتھ سے کھلانے کے لیے کیلے یا بھٹے (مکئی کی چھلی) ساتھ لے کر جاتے ہیں۔

ایوبیہ

ایوبیہ جانے کے لیے چھانگلہ گلی سے تھوڑا آگے کوزا گلی سے راستہ جاتا ہے۔اگر آپ پیدل ٹریکنگ کرنے کا شوق رکھتے ہیں تو کوزہ گلی سے ایک پیدل ٹریک بھی ایوبیہ کی جانب جاتا ہے جس کی لمبائی تقریباً دس کلومیٹر ہے۔سابق صدر پاکستان جناب ایوب خان کے نام پر اس علاقے کا نام ایوبیہ رکھا گیا۔اس کا پرانا نام گھوڑا ڈھاکہ ہے جہاں انگریزوں نے مقامی قبائل عباسیوں، اعوان، چوہدری، مغل اور گکھڑوں کو کنٹرول کرنے اور ان پر حکومت کرنے کے لیے یہاں ایک چھاؤنی بھی تعمیر کی تھی۔پکنک مقامات، سیرگاہوں اور سرسبز علاقوں کے علاوہ یہاں ایک چیئر لفٹ بھی سیاحوں کے لیے کشش کا باعث ہے ایوبیہ کے زیریں علاقوں میں خوب صورت جھرنے اور اور بل کھاتے راستے سیاحوں کی تفریح کا سامان ہیں۔یہاں ایک وسیع علاقہ پر مشتمل پارک بنایا گیا ہے۔جسے ایوبیہ نیشنل پارک کا نام دیا گیا ہے۔اس پارک میں کئی اقسام کے پرندے جن میں سنہری عقاب، جنگلی کبوتر، گدھ وغیرہ پائے جاتے ہیں جبکہ جانوروں میں کالا ریچھ، جنگلی لومڑی اور لگڑ بگھڑ پائے جاتے ہیں۔ایوبیہ کے اونچے نیچے راستوں سے ہوتے ہوئے ایک آبشار پر بھی جایا جاسکتا ہے جو قدرت کا ایک حسین شاہکار ہے۔کالابن واٹر فال ایوبیہ سے تقریباً 13 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔

وزارت موسمیاتی تبدیلی اور محکمہ جنگلی حیات نے ایوبیہ نیشنل پارک میں چند سال پہلے ایک دبی ہوئی سرنگ دریافت کی جس میں قدیم دور کی نقش و نگاری آج بھی موجود ہے۔یہ سرنگ قدیم فن تعمیر کا شاہکار ہے جسے اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے مرمت کا کام کیا گیا اور کچھ عرصہ قبل اکتوبر 2020ء میں اس 129 برس پرانی کچرے اور مٹی میں دبی سرنگ کو اصل حالت میں بحال کر کے سیاحوں کے لیے کھولا گیا ہے۔اس زیرزمین سرنگ کی تعمیر 1891 میں ایوبیہ اور ڈونگا گلی کے درمیان کی گئی تھی جو طویل عرصہ سے بند پڑی تھی۔بنیادی طور پر یہ سرنگ اور ٹریک برطانوی فوج کی آمدو رفت کے لیے بنائی گئی تھی۔اس سرنگ کا مقصد انگریز حکومت کی فوج کو یہ سہولت فراہم کرنا تھی کہ انھیں بازار سے نہیں گزرنا پڑتا تھا اور گھوڑا ڈھاکہ موجودہ ایوبیہ اور ڈونگہ گلی یعنی مری کے درمیان سفر کم ہوگیا تھا۔مٹی اور پتھروں سے بنی 250 فٹ لمبی موتوٹنل کی چوڑائی 4 فٹ اور اونچائی 6 فٹ ہے۔بعض مقامات پر اس سرنگ سے گزرنے والے فوجیوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں سرنگ کے اندر خوبصورت روشنیاں، راستے میں بیٹھنے کے مقامات اور کافی شاپ بھی موجود ہے۔

ایوبیہ موتوٹنل

ڈونگا گلی

کوزہ گلی سے 10 کلومیٹر آگے جائیں تو مری روڈ پر ہی ایک بارونق مقام ڈونگا گلی کے نام سے آتا ہے۔یہ بھی ایک تفریحی مقام ہے۔یہ مکش پوری پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔اس کی بلندی 8،200 فٹ ہے۔یہاں بازار، ہوٹلز اور ریستوران موجود ہیں بعض سیاح نتھیا گلی کی بجائے یہاں قیام کو ترجیح دیتے ہیں۔جبکہ گرمیوں کے بھرپور سیزن میں بعض اوقات نتھیا گلی میں ہوٹلز پُر ہو جانے کے باعث سیاحوں کو مجبوراً یہاں رات گزارنی پڑتی ہے۔یہاں ایوبیہ سے ایک خوبصورت اور پر سکون پیدل ٹریک بھی آرہا ہے۔یہ چار کلومیٹر لمبا ٹریک ہے بعض سیاح گاڑی سے اتر کر اس صحت مند تفریح کے کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔یہ واکنگ ٹریک مختلف ناموں سے مشہور ہے۔جن میں ڈونگا گلی ٹریک، ایوبیہ نیشنل پارک ٹریک، پائن لائن ٹریک اور واٹر پائپ لائن ٹریک شامل ہیں۔یہاں کی فضا اس قدر صاف اور پُرسکون ہے کہ میدانی علاقوں میں پیدل چل کر تھک جانے والے لوگ باآسانی اس چار کلومیٹر لمبے پیدل ٹریک کا سفر طے کر لیتے ہیں اور ان کو تھکن کا احساس تک نہیں ہوتا۔ڈونگا گلی میں ایک وائلڈ لائف میوزیم بھی قائم ہے۔جہاں مختلف حنوط شدہ جنگلی جانور رکھے گئے ہیں۔

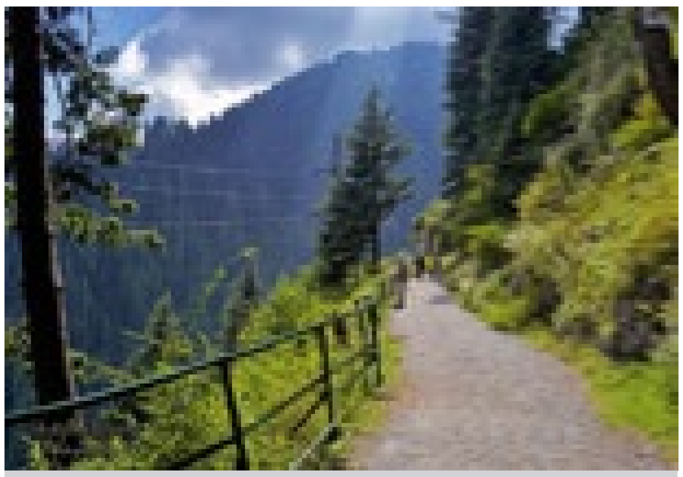
ایوبیہ تا ڈونگا گلی پیدل ٹریک

مکش پوری

ڈونگا گلی سے دائیں جانب اوپر کی طرف ایک راستہ اس ٹریک کے لیے نکلتا ہے۔اس مقام کا اصل نام مکش پوری ہے۔یہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے، جس کا مطلب ہے 'نجات کی جگہ'۔لیکن یہ جگہ مشہور مشک پوری کے نام سے ہے۔

دیگر پہاڑوں اور وادیوں کی دیومالائی داستانوں کی طرح مکش پوری کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ہندوؤں کے لیے مقدس ہے۔ایک روایت کے مطابق یہ جگہ ہندوؤں کی مذہبی کتاب مہابھارت کے مرکزی کردار پانڈوؤں سے منسلک ہے، جو یہاں آرام وسکون کی غرض سے آتے تھے۔مہابھارت کے کُل پانچ ہیروز یعنی پانڈوز ہیں، جنہیں 'پنج پیر' بھی کہا جاتا ہے، لہٰذا بعض روایتوں میں اسے 'پانڈو دا ستھان' یعنی 'پانڈو کی جگہ' بھی کہا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ مکش پوری پہاڑ کے دامن سے پھوٹنے والے چشموں سے جاری ہونے والا پانی محفوظ کرنے کے لیے ٹاپ پر ٹینک بنائے گئے تھے جس سے 1894 میں ایک پائپ لائن کے ذریعے مری کی پہاڑیوں کے آس پاس کی آبادیوں کو پانی فراہم کیا جاتا تھا۔

مکش پوری ایک سرسبز علاقہ ہے۔یوں لگتا ہے گویا حدِ نظر تک سبز قالین بچھا ہوا ہے۔یہ شوگراں کے پائے ٹاپ اور شڑاں کے مانشی ڈانہ سے ملتا جلتا سرسبز پہاڑ ہے۔ابتداء میں تقریباً ایک ڈیڑھ کلومیٹر پکا راستہ اور اس کے بعد اڑھائی کلومیٹر کچا راستہ طے کر کے منزل مقصود یعنی مشک پوری ٹاپ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ابتداء میں کافی چڑھائی ہے۔بعض لوگ اس ابتدائی چڑھائی سے گھبرا کر واپس لوٹ جاتے ہیں۔مکش پوری ٹاپ کی بلندی 9243 فٹ ہے۔سردیوں میں یہ ٹریک برف باری کے باعث کھلا ہوا نہیں ہوتا۔یہ ایک میڈیم لیول ٹریک ہے۔بعض فیملیز بھی یہ ٹریک کرتی ہیں۔لیکن چھوٹے بچوں کے ساتھ اس ٹریک پر پیدل نہ جانا مناسب ہے۔راستے میں کچھ کافی ہٹس بھی ملتے ہیں۔اگر آپ قدرت کے رنگوں سے دوستی کا تعلق رکھتے ہیں تو یہ ٹریک آپ کے لیے بے حد خوبصورت ہے۔ڈونگا گلی سے مکش پوری کے لیے ڈیڑھ سے دو ہزار روپے میں گھوڑا

مکش پوری ٹاپ

بھی مل جاتا ہے۔اس ٹریک کا راستہ مکمل جنگل سے گھرا ہوا ہے۔راستے میں مقامی لوگ پانی فروخت کرتے ہوئے ملتے ہیں۔ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ میں ٹاپ پر با آسانی پہنچا جا سکتا ہے۔یہاں رات کو کیمپنگ بھی کی جا سکتی ہے۔

نتھیا گلی

کوہ مکشپوری اور کوہ میرانجانی کے دامن میں واقع نتھیا گلی مری سے 30 کلومیٹر جبکہ ڈونگا گلی سے قریباً 5 کلومیٹر دور ہے۔اسے پیراڈائز آف پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔یہاں گرمیوں میں موسم نہایت خوشگوار ہوتا ہے اور اس موسم میں یہ سیاحوں سے کھچا کھچ بھرا نظر آتا ہے، جولائی اور اگست کے مہینوں میں یہاں تقریباً روزانہ بارش ہوتی ہے۔سردیوں میں یہاں شدید سردی جبکہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں شدید برف باری ہوتی ہے۔نتھیا گلی اپنے خوب صورت مناظر اور ہائیکنگ ٹریکس کے لیےمشہور ہے۔قیام کے لیے معیاری ہوٹلز موجود ہیں۔یہاں ایک چارمنزلہ فائیو اسٹار ہوٹل کی بھی تعمیر جاری ہے۔خریداری کے لیے ایک بڑا بازار بھی ہے۔گلیات کی سیر کے دوران سیاح مری اور نتھیا گلی میں قیام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔نتھیا گلی میں ایک چھوٹا سا پیدل ٹریک اوپر کی جانب جارہا ہے۔جہاں سیاح مختصر ہائیکنگ کا شوق پورا کر سکتے ہیں۔یہ ٹریک ڈونگا گلی میں اترتا ہے۔راستہ میں ایک مقام پرشیر، چیتا اور بعض دیگر جنگلی جانور ایک بہت بڑے پنجرے میں مقید کیے گئے ہیں۔جن سے بچے اور بڑے محظوظ ہوتے ہیں۔مری سے آنے والا روڈ آگے ایبٹ آباد جاتا ہے، جو نتھیا گلی سے قریباً 40 کلومیٹر ہے۔

نتھیا گلی

ٹھنڈیانی

نتھیا گلی سے 40 کلومیٹر اور ایبٹ آباد سے 20 کلومیٹر کی مسافت پر پائن کے درختوں کے جھنڈ میں واقع یہ انتہائی پر فضا مقام ہے۔ایبٹ آباد سے مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ چڑھائی کے بعد یہاں پہنچا جا سکتا ہے۔راستہ انتہائی خوبصورت اور سڑک بہت اچھی ہے۔کسی بھی طرح کی گاڑی اوپر جاسکتی ہے۔گرمیوں میں بھی رات کے وقت یہاں کافی ٹھنڈ ہو جاتی ہے۔ٹھنڈیانی سطح سمندر سے 9000 فٹ بلند ہے۔اس کے مشرق میں دریائے کنہار اور کشمیر کا پیر پنجال کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔شمال اور شمال مشرق میں کوہستان اور کاغان کے پہاڑ نظر آتے ہیں۔یہاں بہت زیادہ ہوٹلز موجود نہیں ہیں۔کیمپنگ کے لیے ٹھنڈیانی بے حد موزوں مقام ہے۔کچھ عرصہ سے یہاں کیمپنگ پاڈز لگائے گئے ہیں جن میں سولر بجلی، پانی، واش روم کچن وغیرہ کی سہولت موجود ہے۔یہاں جانے سے پہلے محکمہ سیاحت کی ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن بکنگ کروائی جا سکتی ہے۔یہاں پی ٹی وی کا بوسٹر بھی نصب ہے۔بعض سیاح یہاں سے واپسی پر نیچے ہائیکنگ کرتے ہوئے جاتے ہیں۔جو کہ قریباً تین گھنٹے کی ہائیکنگ ہے۔ٹھنڈیانی سے ایک ہائیکنگ ٹریک براستہ میران جانی نتھیا گلی کو بھی جاتا ہے۔اگر آپ ہائیکنگ کا شغف رکھتے ہیں تو دو دن کی ہائیکنگ کرتے ہوئے نتھیا گلی پہنچ سکتے ہیں۔

(جاری ہے)

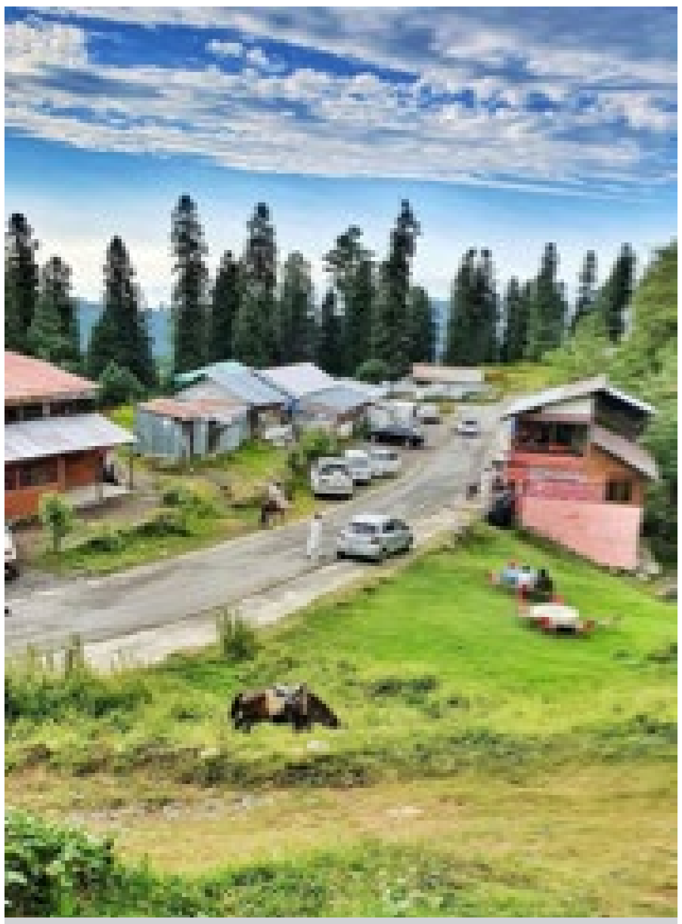

ٹھنڈیانی

دعا کی عاجزانہ درخواست

مکرم رحمت اللہ بندیشہ۔استاد جامعہ احمدیہ جرمنی قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مؤرخہ 15 مئی 2022ء کو رات 8:30 بجے میرا چھوٹا بھائی مکرم سمیع اللہ ابن مکرم شریف احمد بندیشہ جبکہ وہ احمدیہ بیت الذکر دھوالی فیصل آباد کے سامنے گھر سے ملحق اپنی دوکان پر کھڑا تھا، اُس پر مخالفین احمدیت (تحریک لبیک کے کارکنان) نے اچانک جان لیوا حملہ کر دیا۔ ڈائریکٹ فائرنگ سے بھائی کے دائیں بازو اور پیٹ پر دو گولیاں لگی ہیں (ضمناً تحریر ہے کہ اسی دوران فائرنگ سے کچھ گولیاں ہماری بچھڑے کو لگی جو کہ موقع پر مر گیا تھا)۔ بھائی تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہے۔موصوف اُسی دن دوپہر کو ایک جماعتی فنکشن پر تین دن ڈیوٹی دینے کے بعد گھر واپس آیا تھا۔

یاد رہے کہ عرصہ تقریباً دو سال سے ہمارے گاؤں میں ایک نئے مولوی صاحب کی آمد کے بعد سے شدید مخالفت اور مقاطعہ یعنی بائی کاٹ جاری ہے۔مثلاً

1. انہی مخالفین کی درخواستوں پر مؤرخہ 17 جون 2021ء کو ہمارے گاؤں کی مسجد سے پولیس اور سرکاری اہلکاروں نے مینار، کلمہ طیبہ، اور دیگر قرآنی آیات و اَدعیہ کو توڑ دیا تھا، نیز تمام احمدی گھروں سے بھی دعائیہ کلمات توڑ دیے تھے۔
2. جولائی 2021ء میں عید الاضحیہ کے موقع پر انہی مخالفین کی درخواست پر پولیس نے ہمیں قربانی کرنے سے روک دیا تھا۔
3. مؤرخہ 25 جولائی 2021ء کو انہی مخالفین نے ہمارے گھروں پر براہ راست فائرنگ کی، مزید ظلم یہ ہوا کہ بجائے مخالفین کو پکڑنے کے پولیس نے میرے بھائیوں اور کزنوں سمیت پانچ افراد کو پکڑ لیا اور ان سب پر دہشتگری کی دفعات کے تحت پرچے درج کر دیے گئے تھے۔
4. اس کے بعد ہمارے بچوں کو جو مختلف جگہوں پر ٹیوشن وغیرہ پڑھتے تھے اُن کو بھی نکال دیا گیا۔
5. مؤرخہ 26 اپریل 2022ء کو انہی مخالفین کے ٹولے نے میرے کزن کے بیٹے پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس سے وہ شدید زخمی ہوا۔
6. اور اب میرے چھوٹے بھائی مکرم سمیع اللہ پر دوبارہ گھر کی دہلیز پر جان لیوا حملہ کیا گیا، جس سے موصوف اب شدید زخمی ہے۔جبکہ عملاً گاؤں میں شدید مخالفت کا بازار گرم ہے۔

تمام قارئین الفضل سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خداوند شافی تمام زخمیوں کو مکمل صحت عطا فرمائے اور مخالفین کے شر انہی پر لُٹا دے اور ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھتے ہوئے دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا چلا جائے۔آمین ثم آمین

مترجم: ابو سلطان

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز

حضور انور کا مقامی رسم و رواج کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا

دوران ہفتہ حضور انور نے بے شمار جاپانی مہمانوں اور سرکردہ شخصیات سے ملاقات فرمائی اور وہ سب بھی حضور انور کے سامنے اپنے سر جھکاتے تھے۔ جواباً حضور انور بھی اپنا سر ان کی طرف دیکھ کر جھکاتے۔ جس طرح Maori بادشاہ سے نیوزی لینڈ میں حضور انور ان کے رسم و رواج کے مطابق ناک کے ساتھ ناک ملا کر ملے تھے ایسے ہی جاپان کے لوکل لوگوں سے ان کے رسم و رواج کے مطابق ملاقات فرمائی۔ اس حوالہ سے حضور انور کا نمونہ سب کے لیے ایک قابل تقلید نمونہ ہے جہاں آپ ہمیشہ مقامی رسم و رواج کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی رواج اسلامی تعلیمات کے خلاف ہو۔

یوں دوران ہفتہ قافلہ کے جملہ ممبران بھی مستقل طور پر مہمانان سے ملاقات کے دوران اپنے سر جھکاتے رہے اور یہ کہنا پڑے گا کہ پورا ہفتہ یوں ملنے کی وجہ سے مجھے ایسے طریق سے ملنا بہت اچھا لگنے لگا۔

ہیروشیما جانے کا پلان

جب حضور انور نے 2006ء میں جاپان کا دورہ فرمایا تو آپ Hiroshima کے شہر بھی تشریف لے گئے اور اس کا تاریخی میوزیم بھی دیکھا۔ اس موقع کی مناسبت سے حضور انور نے مہمانان کے تاثرات والی کتاب میں ایک نہایت جذباتی پیغام لکھا جو آپ کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس تباہی کو دیکھنے کے بعد جو جنگ عظیم دوئم کے اختتام پر امریکہ کے جاپان میں نیوکلیئر بم گرانے سے ہوئی۔

چند ہفتے قبل مکرم مبارک ظفر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ ہم میں سے جو حضور انور کے ساتھ گزشتہ دورہ پر نہ تھے ان کے لئے حضور انور سے ہیروشیما کی سیر کی اجازت مرحمت فرمانے کی درخواست کرنی چاہیے۔ ایک دن فون پر بات کرتے ہوئے اپنی فیملی کے ایک ممبر کو میں نے بتایا کہ مکرم مبارک ظفر صاحب Hiroshima جانا چاہتے ہیں۔ جس پر انہوں نے نہایت خوشی سے ایک تبصرہ کیا جو میرے لیے بہت حیرانی کا باعث تھا کہ ''ہیروشیما'' کیا یہ کوئی شاپنگ مال ہے۔

بعد ازاں میں نے یہ تبصرہ حضور انور کو بھی بتایا تو آپ خوب محظوظ ہوئے۔ حضور انور کی شخصیت نہایت مشفقانہ ہے اور آپ کی حس مزاح کمال کی ہے اور حضور انور کو مسکراتا ہوا دیکھنا ہمیشہ باعث خوشی و فرحت ہوتا ہے۔ بہرحال ایک دن مکرم مبارک ظفر صاحب نے حضور انور سے Hiroshima جانے کی اجازت مرحمت فرمانے کی درخواست کر ہی دی۔ از راہ شفقت حضور انور نے آپ کی درخواست کو قبول فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ وہ ممبران قافلہ جو 2006ء میں حضور انور کے ساتھ موجود نہ تھے وہ Hiroshima کی زیارت کر لیں۔

ہماری Hiroshima کی زیارت میں حضور انور کی دلچسپی

میرا خیال ہے کہ حضور انور جانتے تھے کہ ہم اس دورہ سے ضرور کچھ سیکھیں گے اور فائدہ اٹھائیں گے اس لئے حضور انور کو ہمارے تجربات اور تاثرات کا انتظار تھا۔

دراصل اگلے روز حضور انور نے Hiroshima کی زیارت کے بارے میں مجھ سے تفصیلی گفتگو فرمائی اور ایک ایک کر کے سب تصاویر ملاحظہ فرمائیں جو میں نے بنائی تھیں۔ حضور انور نے استفسار فرمایا کہ میں نے کیا سیکھا ہے اور میں کیسا محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ قبل ازیں مجھے ایٹمی جنگ کے بارے میں حقیقی آگاہی نہ تھی اور اب مجھے احساس ہوا ہے کہ حضور انور نیوکلیئر جنگ کی صورت میں ہونے والی تباہی کے بارے میں اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں۔

وقف کی برکات

جمعہ کی ادائیگی کے کچھ دیر بعد حضور انور نے کسی کام کی غرض سے مجھے اپنے دفتر میں طلب فرمایا۔ جب میں حضور انور کی صحبت میں تھا تو آپ نے گزشتہ چند دنوں اور خاص طور پر Hiroshima کی سیر کے بارے میں استفسار فرمایا۔

حضور انور سے اپنے تجربات کا تذکرہ کرنے پر میں اپنی قسمت پر نازاں تھا۔ جب میں دفتر سے باہر جانے کے لئے اٹھا تو حضور انور نے فرمایا ''اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ تم نے دنیا دیکھ لی ہے۔ تم میرے ساتھ افریقہ، نارتھ امریکہ اور اب مشرق بعید کا سفر کیا ہے''۔ جب میں نے یہ الفاظ سنے تو حضور انور کے لئے میرے دل میں شکرانے کے جذبات پیدا ہوئے۔ میں نے اپنی سوچ سے بھی زیادہ دنیا دیکھ لی ہے۔ اس لئے میں نے جواباً عرض کیا کہ مجھے جو بھی مواقع سیر کے میسر آئے ہیں وہ محض حضور انور کی سخاوت اور شفقت کی بدولت ہیں۔ نہایت شفقت اور محبت سے حضور انور نے فرمایا ''یہ سب تمہارے وقف کی برکات ہیں۔ اگر تم وکیل ہی رہتے تو تم کم از کم اگلے بیس سال تک ان ممالک کو نہ دیکھ سکتے''۔

میں نے عرض کی کہ محض بیس سال ہی نہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے وقف نہ کیا ہوتا تو میں ان میں سے چند ممالک میں کبھی بھی نہ جا سکتا۔ میں نے حضور انور سے عرض کی کہ اس دورہ کے آغاز سے ایک دن پہلے میں نے اپنے بڑے بھائی (مکرم فرید احمد صاحب) کو بتایا کہ میں حضور انور کے ساتھ سفر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم فرید صاحب ایک کامیاب ڈینٹسٹ ہیں اور اپنی فیلڈ میں سپیشلسٹ ہیں۔ تاہم جب میں نے انہیں بتایا کہ میں حضور انور کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اور ان ممالک کا بھی بتایا جہاں کا دورہ تھا تو وہ کہنے لگے ''تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں ایسی نوکری ملی ہے''۔ جب میں حضور انور کے دفتر سے نکلا تو باقی دن میں حضور انور کی تبصرے پر غور کرتا رہا اور اب بھی کئی ہفتے گزرنے کے باوجود میں کبھی کبھار اس پر غور کرتا رہتا ہوں۔ یقیناً خلافت اور وقف کی برکات کا کوئی ثانی نہیں اور تمام احمدی احباب اس کے گواہ ہیں۔

اپنے ایک خادم کے لئے حضور انور کی محبت کی ایک مثال

جاپان میں دن گزر رہے تھے حضور انور کے دورہ کے جذباتی اور روحانی اثرات local جماعت پر نہایت عیاں تھے۔ ایک دوست جن سے میری دوستی ہوئی وہ خدام کے لوکل صدر تھے جن کا تعلق انڈونیشیا سے تھا۔ اور ان کا نام مکرم Achmad Fathurehman صاحب تھا۔ ایک شام صدر صاحب نے مجھے بتایا کہ گزشتہ چند روز جو انہوں نے حضور انور کی قربت میں گزارے ہیں وہ ان کی زندگی کے کسی بھی دوسرے وقت سے مختلف ہیں اور اب جب بھی وہ حضور انور کو دیکھتے ہیں تو انہیں بے حد خوشی اور مسرت ہوتی ہے۔ ایک خاص موقع کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جب حضور انور کی پہلے روز آمد ہوئی تھی تو مکرم احمد صاحب (جو حضور انور کے سیکیورٹی کے نگران ہیں) نے مجھے کہا کہ میں لفٹ میں حضور انور کے ساتھ آپ کے کمرے تک جاؤں۔ جب ہم لفٹ میں تھے تو مکرم احمد صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ میں صدر خدام ہوں۔ جس پر حضور انور نے شفقت سے میرے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ بتاتے ہیں کہ مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ میں کس قدر خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ نے میرے بازو کو چھوا ہے۔ اور وہ چند لمحات میری زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں۔ میں انہیں کبھی نہیں بھلا سکتا۔ حضور انور کے دورہ کے دوران اکثر احمدیوں سے بات ہوئی۔ جنہوں نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات کے لمحات نے ان کی زندگی کو یکسر بدل دیا ہے۔

Nagoya اسٹیشن پر انتظار

ہم Nagoya اسٹیشن پر وقت سے کچھ پہلے پہنچ گئے اور ٹرین کے چلنے میں ابھی بیس منٹ باقی تھے۔ نہایت اطمینان اور کسی بھی تکلیف کے بغیر حضور انور اور خالہ سبوحی نے پلیٹ فارم پر دیگر مسافروں کی طرح انتظار کی۔ اس دوران حضور انور نے کئی احمدیوں سے ملاقات فرمائی۔ اور ایک موقع پر حضور انور نے مجھے بھی طلب فرمایا اور مجھے گزشتہ شاموں کی تقریبات کی بابت تاثرات بیان کرنے کا موقع ملا۔

ایک خوبصورت رنگ کی اچکن

اس دن میں نے دیکھا کہ حضور انور کی اچکن کا رنگ گہرا اور خوبصورت ہے۔ اور وہ گہرے سبز اور brown رنگ کا ملا جلا تاثر دے رہی تھی۔ حضور انور ہمیشہ ہی پُر کشش اور خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن اس دن جب حضور انور (حفاظتی) ریل کے ساتھ اپنی سبز اچکن میں ملبوس سہارا لیے کھڑے تھے تو آپ پہلے سے زیادہ پیارے لگ رہے تھے۔ ماشاءاللہ۔

Bullet ٹرین کا سفر

ہم نے Tokyo واپس جانے کے لیے بلٹ ٹرین لی اور یہ ایک خاص اہمیت کا حامل اور یادگار سفر بن گیا۔ Local جماعت نے ہمارے لیے دو الگ الگ بوگیوں میں ٹکٹس بک کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے حضور انور اور خالہ سبوحی والی بوگی میں مکرم احمد

بقیہ صفحہ 13 پر

اطفال کارنر

تقریر

جب صحیفے نشر کئے جائیں گے

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امید وار

آج مجھے جس عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے وہ ہے اس دور میں مسیح ومہدی کی آمد کی علامات میں سے ایک علامت ’’جب صحیفے نشر کئے جائیں گے‘‘

یہ علامت قرآن مجید میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کے الفاظ میں موجود ہے۔ جو قرآن کریم کے تیسویں پارے کی سورہ التکویر کی آیت 11 ہے اور اپنے اردگرد بے شمار پیشگوئیوں میں گھری پڑی ہے۔

ایک وقت تھا جب دنیا میں نہ تو مطبع خانے تھے اور نہ ہی کتب خانے۔ لائبریریاں اگرتھیں تو خال خال۔ لوگ درختوں کے پتوں، چھالوں، ہڈیوں اور پتھروں پر لکھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ قرآن حکیم کو بھی صحابہ نے اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کے علاوہ پتھروں، پتوں اور ہڈیوں پر بھی محفوظ کر رکھا تھا۔ پھر احادیث بھی انہی طریق پر لکھی گئیں۔ محرر اور کاتب بھی بہت کم ملتے تھے۔ پورے صحابہ رضوان اللہ علیہم میں چند ایک صحابہؓ لکھنا جانتے تھے۔ الغرض لکھنے، طبع کر کے نشر کرنے کے ذرائع بہت محدود تھے۔

آج آثار قدیمہ نے زمین کو کھود کھود کر جو پرانے اور قدیم زمانہ کے عجائبات ونوادرات تلاش کئے ہیں۔ ان میں یہ تختیاں بھی شامل ہیں جو مرورِ زمانہ کے ساتھ بوسیدہ ہوتی گئیں اور ماہرین نے ان کے کچھ حصوں کو پڑھا اور محفوظ کرلیا۔ دوتین دہائیاں قبل مکرم شیخ عبدالقادر محققِ احمدیت نے عیسائی دنیا میں آثار قدیمہ سے ملنے والی برنباس انجیل دنیا میں پیش کر کے ایک تہلکہ مچا دیا جس کے کچھ حصے جو پڑھے جا سکے جماعت احمدیہ کے عقائد کی تائید ہوئی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات یافتہ ثابت ہوئے۔ پیشگوئیوں کے مطابق جوں جوں مسیح ومہدی کی آمد کا زمانہ قریب آنے لگا تو نشر و اشاعت کے سامان بڑھنے شروع ہوئے۔ کاغذ کی ایجاد ہوئی۔ اس پر چھاپنے کے لیے پریس، مطبع خانے نہ صرف ایجاد ہوئے بلکہ مطبع خانوں میں طباعت کی آسانی کے لیے مختلف gadgets آئے جو نشر و اشاعت میں حیران کن مدد ومعاون ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اب تو طباعت میں اس حد تک آسانی ہوگئی ہے کہ آپ پرنٹنگ مشین کے کمپیوٹر میں طباعت کا میٹریل feed کر دیں اور کتابوں کی تعداد کی کمانڈ دے کر سیاہی اور کاغذوں کا انتظام کر دیں تو کمانڈ دی گئی تعداد کے مطابق کتاب اشاعت کے بعد جلد کی صورت میں آپ کو میسر ہوں گی۔

کتب کے بعد اخبارات، رسائل وجرائد کا نمبر آتا ہے۔ جو دنیا بھر میں لاکھوں ناموں سے روزانہ منظر عام پر آتے ہیں اور اشاعت میں ان کی تعداد ہزاروں وسینکڑوں میں نہیں بلکہ راتوں رات کروڑوں واربوں کی تعداد میں دنیا میں پھیلتے ہیں۔ جو ہمیں اسٹیشنوں، لاری اڈوں، ائیر پورٹس، دکانوں اور مارکیٹوں میں کثرت سے نظر آتے ہیں۔

جرائد، رسائل، کتب اور مطبع خانوں کے حوالے سے جماعت احمدیہ کی روشن اور تابناک تاریخ کا اس غرض سے مطالعہ کریں کہ یہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام پر اور آپ کے مبارک دور پر دو اور دو، چار کی طرح پوری ہوئی ہے اور آپؑ کے مبارک وجود پر بے شمار دیگر علامات کی طرح یہ علامت بھی من وعن پوری ہوئی۔ اس وقت دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کے مطبع خانوں کی تعداد دسیوں میں ہے۔ جماعت تو 212 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ کی کتب موجود ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں کتب شائع ہو کر ہر سال دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہیں۔ قریباً ہر ملک میں لائبریری موجود ہے۔ پھر جہاں تک جرائد، اخبارات کا تعلق ہے تو قریباً ہر ملک اپنی اپنی زبان میں خواہ ایک ورقہ ہی کیوں نہ ہو لیف لیٹ کے طور پر نکال رہا ہے۔ مرکزی سطح پر الفضل آن لائن کے علاوہ پانچ چھ اخبارات طبع ہو کر ساری دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کے اخبارات و رسائل ومیگزین اس کے علاوہ ہیں۔ جیسے لجنہ یوکے کے ماہانہ میگزین کا نام ’’النصرت‘‘ ہے۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کا ایک رنگ دنیا بھر میں بڑی بڑی لائبریریوں کے قیام کی صورت میں عمل میں لایا گیا۔ جہاں سے لاکھوں لوگ روزانہ استفادہ کرتے ہیں یہ بھی نشر و اشاعت کی ایک علامت ہے۔ ابھی میں اوپر gadget کا ذکر کر آیا ہوں۔ جس میں کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ، آئی پیڈز، فونز وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ذریعہ اشاعت میں جتنی سرعت آئی ہے۔ اس کا تصور بھی انسان نہیں کرسکتا۔ چند لمحوں میں ایک میسج دنیا بھر میں پھیل جاتا ہے۔ ایک وقت میں خط کو منزل پر جاتے جاتے کئی کئی دن لگ جاتے تھے مگر آج خط و کتابت منٹوں میں ساری دنیا میں نشر ہو جاتی ہے۔ روزنامہ الفضل آن لائن جب لندن وقت کے مطابق رات 12 بجے لینڈ کرتا ہے تو آناً فاناً وہ دنیا بھر میں احمدیوں اور بعض غیر احمدیوں کے موبائل فونز و دیگر gadgets پر موجود ہوتا ہے تو یہ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کی صحیح عکاسی ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے تحت تین امور بیان فرمائے ہیں۔

1. مطبع خانے اور پریس عام ہوں گے اور لاکھوں میں اخبار شائع ہوں گے۔
2. صحیفے کھولے جائیں گے۔ یعنی کتابیں کھلیں گی لائبریریوں میں۔
3. مُردہ صحیفوں کو زندہ کیا جائے گا یعنی آثار قدیمہ پرانی لائبریریوں کو تلاش کریں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ویسے تو قدیم زمانہ سے درختوں کے پتوں، ان کی چھالوں اور ہڈیوں اور پتھروں وغیرہ پر لکھنے کا رواج تھا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رائج تھا۔ تاہم باقاعدہ فن کتابت کا آغاز چین سے ہوا۔ پہلا مطبوعہ نمونہ 770ء کا ہے جو برٹش میوزیم میں موجود ہے وہ چین کا ہے۔ بہرحال اب یہ فن روز بروز ترقی پر ہے۔ اس کی نئی شکلیں مثلاً کمپیوٹر اور کمپیوٹرائزڈ چھاپہ خانے پھر آج کل ای میل وغیرہ مختلف چیزیں ہیں جو جاری ہیں جو اس الٰہی خبر کی کہ

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 63-64)

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

(فرخ شاد)

بقیہ: اے چھاؤں چھاؤں شخص تیری عمر ہو دراز...... از صفحہ 12

بھائی، مکرم بشیر صاحب اور صدر صاحب جاپان کے ساتھ جگہ ملی۔ باقی قافلہ کے ممبران دوسری بوگی میں تھے۔ دوران سفر حضور انور ہماری بوگی میں کچھ مرتبہ چہل قدمی فرماتے رہے اور بہت مطمئن اور relax محسوس کر رہے تھے۔ حضور انور دوسری بوگی میں بھی تشریف لے گئے تا کہ آپ دیکھ سکیں کہ وہ سب کیسے ہیں۔ جس پر قافلہ کے ممبران کو بے حد خوشی ہوئی۔

حضور انور کو wifi کی سہولت میسر آنا

حضور انور ہماری بوگی میں واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ میرے پاس ایک موبائل انٹرنیٹ ڈیوائس ہے۔ اگر حضور انور کو آئی فون یا آئی پیڈ انٹرنیٹ سے connect کرنا مقصود ہو۔ حضور انور اپنی سیٹ پر واپس تشریف لے گئے۔ لیکن چند لمحوں کے بعد اپنے آئی پیڈ کے ساتھ میری سیٹ پر تشریف لائے۔ حضور انور نے مجھ سے wifi کوڈ دریافت فرمایا اور میرے بتانے پر حضور انور نے اس کو اپنے آئی پیڈ پر فیڈ کر دیا۔ مجھے خوشی ہوئی کہ موبائل ڈوائس جو میرے پاس تھی وہ فائدہ مند ثابت ہوئی اور حضور انور کو انٹرنیٹ میسر آ گیا۔ انٹرنیٹ میسر آنے پر حضور انور نے ایم ٹی اے کی سٹریمنگ شروع کر دی جو آپ کے IPad کی app کے ذریعہ تھی۔ پھر ہمیں حضور انور کے ساتھ چند لمحے کھڑے ہو کر حضور انور کے IPad پر خطبہ جمعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ جب ہم دیکھ رہے تھے تو میں نے حضور انور سے عرض کی کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ جاپان کہ میں جاپان میں ٹرین پر حضور انور کے ساتھ کھڑا ہو کر حضور انور کا خطبہ دیکھ رہا ہوں۔ اس تبصرہ پر حضور انور نے تبسم فرمایا۔

حضور انور کی باریک بینی

چند منٹوں کے بعد حضور نے اپنی سیٹ پر تشریف لے گئے اور مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں حضور انور کے پاس بیٹھ گیا اور حضور انور نے مجھے اپنے آئی پیڈ کے چند features جو آپ نے store کیے ہوئے تھے دکھائے۔ حضور انور نے مجھے بتایا کہ آپ نے دیکھا ہے کہ ایک مخصوص لفظ کو میں بالعموم غلط spellings کے ساتھ لکھتا ہوں اور پھر حضور انور نے ایک online dictionary کھولی اور مجھے بتایا کہ یہ درست spelling ہیں۔ مجھے حیرت تھی کہ اس قدر مصروفیت کے باوجود حضور انور کی اس قدر باریک تفصیلات پر بھی نگاہ ہوتی ہے اور آپ ان کی تصحیح کے لیے وقت نکال لیتے ہیں۔

(دورہ حضور انور جاپان 2013 اردو ترجمہ از ڈائری مکرم عابد خان صاحب)

فقہی کارنر

محرم پر تابوت بنانا اور اس میں شامل ہونا

حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ محرم میں جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں اس میں شامل ہونا کیسا ہے؟

آپؑ نے فرمایا:۔ ’’گناہ ہے‘‘

(بدر 14 مارچ 1907ء صفحہ 5)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

دعا کا تحفہ

نوٹ از ایڈیٹر۔ موٴقر اخبار الفضل آن لائن کی مستقل قاری، مضمون نویس اور تبصرہ نگار مکرمہ مریم رحمان لائق تحسین ہیں۔ جنہوں نے مسلسل جد و جہد اور محنت شاقہ سے گزشتہ دو سال ''آج کی دعا'' کے عنوان سے ادعیۃ القرآن، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی صورت میں قارئین الفضل کے لئے روحانی مائدہ پیش کرنے کی سعادت پائی۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَهَا۔ فَجَزَاهَا اللّٰهُ خَيْرًا

''آج کی دعا'' کو قارئین کی طرف سے خوب پذیرائی ملی اور انسٹا گرام، ٹوئٹر پر ٹاپ ٹرینڈ بھی رہا۔ اب موصوفہ ان دعاؤں کو کتابی شکل دینے جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مبارک کرے۔ آمین

چونکہ ایک مومن بالخصوص ایک احمدی مومن ہر لحہ دعاؤں کا محتاج رہتا ہے۔ اس لئے اس عنوان کے متبادل ادارہ الفضل قارئین کے لئے ''دعا کا تحفہ'' کے عنوان سے ادعیۃ القرآن سے دعاؤں کا آغاز کرنے جا رہا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعائیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اس میں شامل کی جائیں گی۔ یہ روحانی مائدہ ہم علامہ ایچ ایم طارق کی اجازت سے ان کی معروف کتاب بعنوان ''خزینۃ الدعا'' سے لے رہے ہیں۔ جن کو ہماری ٹیم کی ایک اور مستعد، محنتی معاونہ مکرمہ عائشہ چوہدری، جرمنی سے پیش کرنے جا رہی ہیں۔ كَانَ اللّٰهُ مَعَهَا وَاَيَّدَهَا۔

اللہ تعالیٰ مکرم علامہ ایچ ایم طارق کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے بہت سی مقبول دعاؤں کا خزانہ عوام الناس کے لئے جمع کر کے صدقہ جاریہ، جاری فرمایا۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ الفضل کے جملہ قارئین کو اس نئے فیچر سے استفادہ کی توفیق دے اور ان کے اور ان کی اولادوں کے حق میں یہ جملہ دعائیں قبول فرماتا رہے۔ آمین ثمّ آمین

نہایت کامل اور جامع دعا

الفاتحہ

سورۃ الفاتحہ کو رسول کریم ﷺ نے افضل القرآن قرار دیا۔ (مستدرک حاکم)

نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی یہ اطلاع دی گئی کہ ایک کامل دعا جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی وہ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آخری آیات ہیں۔ جو بھی ان دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مانگتا ہے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کو وہ کچھ ضرور ملے گا جو اس دعا میں اس کے لئے مانگا گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴿۴﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ﴿۵﴾

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پڑھتا ہوں۔ ہر قسم کی تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) جو بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور جزاء سزا کے دن کا مالک ہے۔ اے خدا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 4)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

ایک سبق آموز بات

دکھاوا اور ریا کاری، عبادات اور نیک اعمال کی بربادی کا سبب

آج کل لوگ سوشل میڈیا کے جال میں اِس بری طرح سے پھنسے ہوئے ہیں کہ ہر کسی کو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس لگی ہوئی ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنی چیزیں ایک دوسرے کو دکھائیں اور اِس دکھانے کے چکر میں وہ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اس سے کسی کی دل آزاری بھی ہوسکتی ہے. (ٹویٹر، فیس بک، انسٹاگرام، واٹس اپ سٹیٹس) پے اپنی چیزیں شو کرنا سب کا معمول بن گیا ہے جب کے یہ بھی ایک گناہ ہے جیسا کہ ایک حدیث نبوی صل اللہ علیہ وسلم ہے:

رسول للہ نے اپنی اُمت کے بارے میں شرک کا خوف ظاہر فرمایا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ کے بعد آپ کی اُمت شرک میں مبتلا ہو جائیگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! پھر یہ وضاحت فرمائی کہ وہ لوگ چاند سورج کی پتھر اور بتوں کی پرستش نہیں کرینگے لیکن ریا کاری کریں گے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے نیک کام کرینگے۔،

(ابن ماجہ، کتاب الزھد باب الریا والسمعہ)

اللہ تعالیٰ بھی دکھاوا اور ریا کاری کو پسند نہیں کرتا لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور اپنے مالوں میں سے صدقات نکالتے رہیں اور لوگوں کی دل آزاری کا سبب نہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس برائی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ڈاکٹر نجم السحر صدیقی۔ جرمنی

30 مئی 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:12	18:58
مدینہ منورہ	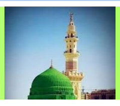	04:04	19:05
قادیان		03:47	19:28
ربوہ		03:27	19:08
اسلام آباد ٹلفورڈ		03:25	21:07